منگل 07 جون 2022ء | 07 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 07 احسان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:111

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَاَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَیُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىۃِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ وَالۡقُرۡاٰنِ ؕ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۱﴾

(التوبہ:111)

ترجمہ: یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں اُنہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اُس کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں (بیان) ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں 100 درجات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار فرمایا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان آسمانوں زمین کے درمیان کا سا فاصلہ ہے، سو اگر تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو، یہ جنت کا سب سے بہترین اور بلند ترین مقام ہے جو مجھے دکھلایا گیا، اس سے اوپر عرش رحمان ہے اسی مقام سے جنت کے دریا پھوٹتے ہیں۔

(بخاری، کتاب التوحید، باب کان عرشہ علی الماء وھو رب العرش العظیم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

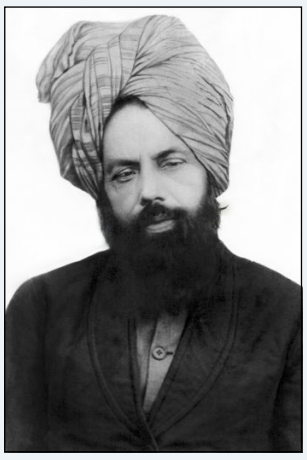

منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف اور تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اِس عاجز کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلّف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکمِ الٰہی اتمامِ حجّت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس [20] ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی حجّتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔

تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرّقہ سے آنیوالے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیّتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشو و نما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ [60] ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر اُن میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور اُن کے مشکلات حل کر دئے گئے۔ اور اُن کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلم بند ہو کر شائع کیا گیا باقی جس قدر مقالات انبیاء ہیں وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں۔ عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں اُن کے حال کے مطابق روح سے قوّت پا کر تقریریں کرتے تھے۔ مگر نہ اِس زمانہ کے متکلّموں کی طرح کہ جن کو اپنی تقریر سے فقط اپنا علمی سرمایہ دکھلانا منظور ہوتا ہے۔ یا یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حُجّتوں سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ میں لاویں اور پھر اپنے سے زیادہ جہنّم کے لائق کریں بلکہ انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے اُبلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے۔ اُن کے کلمات قدسیّہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سُناتے تھے بلکہ اُن کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفاتِ روحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر اُن کو نصیحتیں کرتے تھے یا حُجج قاطعہ سے اُن کے اوہام کو رفع فرماتے تھے۔ اور اُن کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے۔ سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور اُن کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور اُن کے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ بابِ تقریر کھلا رہتا ہے۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12-17)

فرمان خلیفہ وقت

آج عمومی طور پر جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے خلفاء وقت کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اس قابل ہو گئی ہے جہاں وہ ہر قسم کی قربانی کے فلسفے کو سمجھتی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اس بات کا فہم حاصل کرنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کی ترقی کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی انتہائی اہم ہے۔ بعض سختیوں اور امتحانوں اور قربانیوں میں سے گزر کر ہی پھر اس منزل کے آثار نظر آتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ الٰہی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ قربانیوں کے معیار حاصل کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے اس بات کا موقع دے رہا ہے کہ ہم فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَات کی روح کو سمجھتے ہوئے نیکی کے مواقع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہی تمہارا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اگر صالحین میں شمار ہونا ہے تو پھر کوشش کر کے ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہو گا تبھی تم یہ مرتبہ پا سکتے ہو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گے تو ان قربانیوں اور نیکیوں سے ہی اللہ کے فضل سے اللہ کا قرب پاؤ گے۔ یہ مالی بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے (منظوم)
- کتاب تعلیم کی تیاری
- حیاتِ نورالدینؓ
- صبرایوبی-قرآنی انبیاء
- اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار
- روداد ہماری ملاقات کی
- پیارے خلیفہ نے سکھائی ایک پیاری دعا
- پروگرامز عید الفطر، کینیا

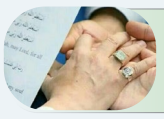

دربارِ خلافت

اسلام کی صحیح تصویر احمدی ہی پیش کر رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بہر حال اس حوالے سے 1974ء میں جو قانون پاس کیا گیا تھا اس کے بعد پھر فوجی آمر نے اس قانون میں مزید سختیاں پیدا کیں۔ اس وقت مَیں اُن کی تفصیلات میں تو نہیں جاؤں گا۔ بہر حال اس آئینی فیصلے کے مطابق احمدی تو آئین اور قانون کی نظر میں غیر مسلم ہیں۔ باوجود اس کے کہ دنیا میں اسلام کی صحیح تصویر احمدی ہی پیش کر رہے ہیں۔ اور غیر احمدی پاکستانی شہری آئین اور قانون کی رُو سے مسلمان ہیں باوجود اس کے کہ اسلام کی غلط تصویر ان میں سے بعض گروہ یا اکثر گروہ پیش کر رہے ہیں، اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ مجھ سے اکثر دنیا والے پوچھتے ہیں اور اس دورہ میں جو میرا امریکہ اور کینیڈا کا ہوا ہے، مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اس میں بھی ہر جگہ پریس نے یہ پوچھا کہ تم جو اسلام پیش کرتے ہو ٹھیک ہے بہت اچھا ہے لیکن مسلمان اکثریت تو تمہیں مسلمان نہیں سمجھتی اور اُن کے عمل جو سامنے آ رہے ہیں یہ تو اس سے بالکل الٹ ہیں جو تم کہتے ہو۔ ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی تم کرتے ہو کہ احمدی دنیا میں صحیح اسلامی انقلاب لائیں گے۔ یہ کس طرح ہو گا؟ بہر حال اُن کو تو مَیں یہی بتاتا ہوں کہ یہ ’’ہو گا‘‘ والی بات نہیں بلکہ ہو رہا ہے۔ اور لاکھوں سعید فطرت مسلمان اس حقیقی اسلام کو سمجھ کر ہر سال اسلام میں، احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں، اس حقیقی اسلام میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اُس وقت تک یہ کام کرتے چلے جائیں گے جب تک دنیا کو یہ نہ منوا لیں کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امن کے وہ پیغامبر ہیں جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اور آپؐ کے جھنڈے تلے ہی دنیا کی نجات ہے۔ باقی مَیں اُن کو یہ بھی کہتا ہوں کہ کسی کے مذہب کا فیصلہ کرنا یا کسی مذہب کا ماننے والا یا نہ ماننے والا سمجھنا کسی دوسرے شخص کا کام نہیں ہے بلکہ ہر انسان اپنے مذہب کا فیصلہ خود کرتا ہے۔ بعض شدت پسند حکومتیں یا مُلّاں ہمیں مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں مسلمان ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے وہ سب مسلمان ہیں اور اُن سے بہتر مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا۔ اور یہی ہر احمدی جو ہے، سمجھتا ہے۔ اس قسم کی حرکتیں کر کے یہ لوگ احمدیت کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہاں اگر کوئی حکومت یا وزیر یا اُن کے چیلے احمدیوں پر ظلم کریں گے تو دنیا میں اپنی حکومت کو اور ملک کو بدنام کریں گے۔ جو بھی حکومت آتی ہے اس حکومت کے بدنام ہونے سے ہمیں فرق نہیں پڑتا۔ گو ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے شرمندگی بہر حال ہوتی ہے۔ لیکن ملک کی بدنامی سے ہر احمدی کا دل خون ہوتا ہے۔ کیونکہ اس ملک کی خاطر ہم نے بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ یہاں مذہب کے نام پر خون کر کے یہ لوگ نہ صرف ملک کو بدنام کر رہے ہیں بلکہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور اسلام جو امن، صلح، بھائی چارے اور محبت کا مذہب ہے اُسے بھی بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ دشمنوں سے بھی حسنِ سلوک کرو۔ جہاں انصاف کا سوال آئے، انصاف بہر حال مقدم ہے۔ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (المائدہ:9) یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا تقویٰ اختیار کرو۔ پس یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ مخالفین اسلام جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ہم قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم بتا کر اور یہ باتیں کہہ کر ان کا منہ بند کرواتے ہیں کہ حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک حقیقی مسلمان بے انصافی اور ظلم کی باتیں کرے۔ لیکن مسئلہ یہاں یہ ہے کہ جن لوگوں کے پیچھے قوم چل رہی ہے اُن میں تقویٰ تو ویسے ہی نہیں ہے۔ اور جب تقویٰ ہی نہیں تو پھر اُن سے ظلم اور بے انصافی کی توقع ہی کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ تو اُن سے کچھ اور توقع نہیں ہو سکتی۔

(خطبہ جمعہ 14/ جون 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دعا کا تحفہ

ثبات قدم اور کفار کے مقابلہ پر نصرت الٰہی کی دعا

قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت طالوت (جدعون) جب اپنے دشمن جالوت کے مقابل پر نکلے تو انہوں نے یہ دعا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو فتح عطا کی اور ان کے دشمن کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ (البقرہ:251)

اے ہمارے رب! ہم پر قوت برداشت نازل کر اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور (ان) کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 8)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے

(کلام حضرت مصلح موعودؓ)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا! مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا، دے تو شفا مجھے

جب تک کہ دم میں دم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا!
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے

منجملہ تیرے فضل و کرم کے ہے یہ بھی ایک
عیسیٰؑ مسیحؑ سا ہے دیا رہنما مجھے

تیری رضا کا ہوں میں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اس طرف بھی ہو
بحرِ گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے

موسیٰؑ کے ساتھ تیری رہیں لن ترانیاں
زنہار میں نہ مانوں گا، چہرہ دکھا مجھے

احساں نہ تیرا بھولوں گا تازیست اے مسیحؑ!
پہنچا دے گر تو یار کے در پر ذرا مجھے

سجدہ کناں ہوں در پہ ترے اے مرے خدا
اٹھوں گا جب اٹھائے گی یاں سے قضا مجھے

ڈوبا ہوں بحرِ عشقِ الٰہی میں شادؔ! میں
کیا دے گا خاک فائدہ آبِ بقا مجھے

یہ نظم 1903ء کی ہے جب آپ (حضرت مصلح موعودؓ) ’’شاد‘‘ تخلص رکھتے تھے۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ اگست 1916ء)

اداریہ

کتاب تعلیم کی تیاری

قسط 45

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟

2۔ نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے حقوق

•اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی تین صورتیں ہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ تینوں ہی سُورۃ فاتحہ میں بیان کر دی ہیں۔

اوّل۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حُسن کو دکھایا ہے جب کہ جمیع محامد کے ساتھ اپنے آپ کو متّصف کیا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ خوبی بجائے خود دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ خوبی میں ایک مقناطیسی جذب ہے جو دلوں کو کھینچتی ہے جیسے موتی کی آب، گھوڑے کی خوبصورتی، لباس کی چمک دمک، غرض یہ حُسن پھولوں، پتوں، پتھروں، حیوانات، نباتات، جمادات کسی چیز میں ہو اس کا خاصہ ہے کہ بے اختیار دل کو کھینچتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے پہلا مرحلہ اپنی خدائی منوانے کا حُسن رکھا ہے جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فرمایا کہ جمیع اقسام حمد و ستائش اسی کے سزاوار ہیں۔

پھر دوسرا درجہ احسان کا ہوتا ہے انسان جیسے حُسن پر مائل ہوتا ہے ویسے ہی احسان پر بھی مائل ہوتا ہے اس لئے پھر اللہ تعالیٰ نے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ صفات کو بیان کر کے اپنے احسان کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن اگر انسان کا مادہ ایسا ہی خراب ہو اور وہ حُسن اور احسان سے بھی سمجھ نہ سکے تو پھر تیسرا ذریعہ سورۃ فاتحہ میں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ کہہ کر متنبہ کیا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے لوگ تو حُسن سے فائدہ اُٹھاتے اور جو اُن سے کم درجہ پر ہوں وہ احسان سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو ایسے ہی پلید طبع ہوں اُن کو اپنے جلال اور غضب سے متوجہ کیا ہے۔ یہودیوں کو مغضوب کہا ہے اور ان پر طاعون ہی پڑی تھی۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں یہودیوں کی راہ اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ یا یوں کہو کہ طاعون کے عذابِ شدید سے ڈرایا ہے۔ شیطان بے باک انسان پر ایسا سوار ہے کہ وہ سُن لیتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ اصل یہ ہے کہ جب تک جذبات اور شہوات پر ایک موت وارد ہو کر اُنہیں بالکل سرد نہ کر دے خدا تعالیٰ پر ایمان لانا مشکل ہے۔ اب تو غضبِ الٰہی کے نمونے خطرناک ہیں ابھی تین مہینے باقی ہیں خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 14-15 ایڈیشن 2016ء)

•پس یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن شریف دہریوں کی طرح تمام امور کو اسباب طبعیہ تک محدود رکھنا نہیں چاہتا بلکہ خالص توحید پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگوں نے دعا کی حقیقت کو نہیں سمجھا اور نہ قضا و قدر کے تعلقات کو جو دعا کے ساتھ ہیں تدبر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے راہ کھول دیتا ہے۔ وہ دعا کو ردّ نہیں کرتا۔ ایک طرف دعا ہے۔ دوسری طرف قضا و قدر۔ خدا نے ہر ایک کے لیے اپنے رنگ میں اوقات مقرر کر دیئے ہیں۔ اور ربوبیت کے حصہ کو عبودیت میں دیا گیا ہے اور فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن:61) مجھے پکارو میں جواب دوں گا۔ میں اس لیے ہی کہا کرتا ہوں کہ ناطق خدا مسلمانوں کا ہے، لیکن جس خدا نے کوئی ذرہ پیدا نہیں کیا یا جو خود یہودیوں سے طمانچے کھا کر مر گیا وہ کیا جواب دے گا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 26 ایڈیشن 2016ء)

نفس کے حقوق

•اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بناوے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اُسے قوت دیوے حتّٰی کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دُور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شئے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتّٰی کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شئے ہوتا ہے وہ تو دُور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔

پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاویں گے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مِل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور انس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکّہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں اُلفت اور اُنس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکّا ہے۔ دنیوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں۔ ان میں تو انسان ہمیشہ کے لئے ڈھیلا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلّی رُوگردانی کبھی ممکن ہی نہیں کونسا ایسا مسلمان ہے جو کم از کم عیدین کی بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ پس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اُسے قوت بخشیں۔

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ فرماتا ہے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:119)۔ یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صُحبت اختیار کرو تا کہ اُن کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصّہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا کہ ایک نبی ہو جو کہ جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 129-130 ایڈیشن 1984ء)

•30/ مئی 1902ء کی شام کو مختلف باتوں کے تذکرہ میں یہ ذکر شروع ہوا کہ لوگ جناب کے اس فقرہ پر کہ میں مسیح اور حسین سے بڑھ کر ہوں۔ بہت جھلا رہے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ ’’دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خواہ مخواہ بلا کسی قسم کے استحقاق کے اپنے تئیں محامد، مناقب اور صفاتِ محمودہ سے موصوف کرنا چاہتے ہیں۔ گویا وہ یہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کبریائی کی چادر آپ اوڑھ لیں۔ ایسے لوگ لعنتی ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو طبعاً ہر قسم کی مدح و ثنا اور منقبت سے نفرت اور کراہت کرتے ہیں۔ اور اگر وہ اپنے اختیار پر چھوڑ دیئے جاویں تو دل سے پسند کرتے ہیں کہ گوشۂ گمنامی میں زندگی گذار دیں۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے مصالح اور باریک حکمتوں کی بنا پر اُن کی تعریف اور تمجید کرتا ہے اور درحقیقت ہونا بھی اسی طرح چاہیے۔ کیونکہ جن لوگوں کو وہ مامور کر کے بھیجتا ہے اُن کی ماموریت سے اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ اس کی حمد و ثنا اور جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ اگر ان ماموروں کی نسبت وہ یہ کہے کہ فلاں مامور جسے میں نے مبعوث کیا ہے ایسا نکمّا، بُزدل، نالائق، کمینہ، سفلہ اور ہر قسم کے فضائل سے عاری اور بیگانہ ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی اس کے ذریعہ سے کوئی صفت قائم ہو سکے گی۔ حقیقت میں خدا کا ان کی تمجید اور مدارج اور فضائل بیان کرنا اپنے ہی جلال اور عظمت کی تمہید کے لیے ہوتا ہے۔

وہ تو اپنے نفس سے بالکل خالی ہوتے ہیں اور ہر قسم کے مدح و ذَم سے بے پرواہ ہوتے ہیں چنانچہ سالہا سال اس سے پہلے جبکہ نہ کوئی مقابلہ تھا نہ گردوپیش میں کوئی مجمع تھا۔ نہ یہ مجلس اور اس کی کوئی تمہید تھی اور نہ دنیا میں کوئی شہرت تھی۔ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میری نسبت یہ فرمایا کہ:۔

(ترجمہ)...میں اپنے قلب کو دیکھ کر یقین کرتا ہوں کہ کل انبیاء علیہم السلام طبعاً ہر قسم کی تعریف اور مدح و ثنا سے کراہت کرتے تھے مگر جو کچھ خدا تعالیٰ نے اُن کے حق میں بیان فرمایا ہے اپنے مصالح کی بنا پر فرمایا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے الفاظ نہیں خدا تعالیٰ کے الفاظ ہیں اور یہ اس لیے کہ خدا تعالیٰ کی عزّت اور جلال اور محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت اور عظمت اور جلال خاک میں ملا دیا گیا ہے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت حسین کے حق میں ایسا غلو اور اطرا کیا گیا ہے کہ اس سے خدا کا عرش کانپتا ہے۔

اب جبکہ کروڑہا آدمی حضرت عیسیٰ کی مدح و ثنا سے گمراہ ہو چکے ہیں اور ایسا ہی بے انتہا مخلوق حضرت حسین کی نسبت غلو اور اطرا کر کے ہلاک ہو چکی ہے تو خدا کی مصلحت اور غیرت اس وقت یہی چاہتی ہے کہ وہ تمام عزّتوں کے کپڑے جو بے جا طور پر ان کو پہنائے گئے تھے اُن سے اُتار کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کو پہنائے جاویں۔ پس ہماری نسبت یہ کلمات درحقیقت خدا تعالیٰ کی اپنی عزّت کے اظہار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لیے ہیں۔

میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب اور تمام صفاتِ جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کروں۔ میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں اس لیے کہ میں آپ کا ہی غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃِ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں۔ اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے۔ خدا تعالیٰ کی ابدی مُہر لگ چکی ہے۔ اس بات پر کہ کوئی شخص وصول اِلی اللہ کے دروازہ سے آنہیں سکتا ہے بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 83-85 ایڈیشن 2016ء)

بنی نوع کے حقوق

• ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ وہ اس امر کو مدِّنظر رکھیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جنابِ الٰہی کو ان امور کی پرواہ نہیں۔ اُس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اُس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بد بخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 38-39 ایڈیشن 2016ء)

• کیسی عظیم الشّان بات ہے کہ آپ کو کوئی مقام ذلّت کا کبھی نصیب نہیں ہوا، بلکہ ہر میدان میں آپ ہر طرح معزز و مظفر ثابت ہوئے ہیں لیکن بالمقابل اگر مسیح کی حالت کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُنہیں کیسی ذلّت پر ذلّت نصیب ہوئی ہے بسا اوقات ایک عیسائی شرمندہ ہو جاتا ہو گا جب وہ اپنے اس خدا کی حالت پر غور کرتا ہو گا جو انہوں نے فرضی اور خیالی طور پر بنایا ہوا ہے۔ مجھے ہمیشہ تعجب اور حیرت ہوئی ہے کہ عیسائی اس تعلیم کو جو انجیل میں بیان ہوئی ہے اور اس خدا کو جس کے واقعات کسی قدر انجیل سے ملتے ہیں رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسے ترجیح کیونکر دیتے ہیں مثلاً یہی تعلیم ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دو اب اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرو تو صاف نظر آجائے گا کہ یہ کیسی بودی اور نکمّی تعلیم ہے۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُن سے بچے خوش ہو جاتے ہیں بعض سے متوسط درجے کہ لوگ اور بعض سے اعلیٰ درجہ کے لوگ۔

انجیل کی تعلیم صرف بچوں کا کھلونا ہے کہ جس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جو انسان کو اس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں ان سب کا موضوع اور مقصود یہی ہے کہ وہ طمانچے کھایا کرے؟ انسان انسان تب ہی بنتا ہے کہ وہ سارے قویٰ کو استعمال کرے، مگر انجیل کہتی ہے کہ سارے قویٰ کو بیکار چھوڑ دو اور ایک ہی قوت پر زور دیئے جاؤ۔ بالمقابل قرآن شریف تمام قوتوں کا مربی ہے اور برمحل ہر قوت کے استعمال کی تعلیم دیتا ہے جیسا کہ مسیح کی اس تعلیم کے بجائے قرآن شریف فرماتا ہے جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ (الشّوریٰ:41) یعنی بدی کی سزا تو اسی قدر بدی ہے مگر عفو بھی کرو تو ایسا عفو کہ اس کے نتیجہ میں اصلاح ہو، وہ عفو بے محل نہ ہو، مثلاً ایک فرمانبردار خادم ہے اور کبھی کوئی خیانت اور غفلت اپنے فرض کے ادا کرنے میں نہیں کرتا۔ مگر ایک دن اتفاقاً اس کے ہاتھ سے گرم چاء کی پیالی گر جاوے اور نہ صرف پیالی ٹوٹ جاوے بلکہ کسی قدر گرم چاء سر پر بھی پڑ جاوے تو اس وقت یہ ضروری نہیں کہ آقا اس کو سزا دے بلکہ اس کے حسبِ حال سزا یہی ہے کہ اس کو معاف کر دیا جاوے۔ ایسے وقت پر موقع شناس آقا تو خود شرمندہ ہو جاتا ہے کہ اس بیچارے نوکر کو شرمندہ ہونا پڑے گا، لیکن کوئی شریر نوکر اس قسم کا ہے کہ وہ ہر روز نقصان کرتا ہے اگر اس کو عفو کر دیا جائے تو وہ اور بھی بگڑے گا۔ اس کو تنبیہ ضروری ہے۔ غرض اسلام انسانی قویٰ کو اپنے اپنے موقع اور محل پر استعمال کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور انجیل اندھا دھند ایک ہی قوت پر زور دیتی چلی جاتی ہے۔

گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی

غرض حفظِ مراتب کا مقام قرآن شریف نے رکھا ہے کہ وہ عدل کی طرف لے جاتا ہے۔ تمام احکام میں اس کی یہی صورت ہے۔ مال کی طرف دیکھو نا مُسِک بناتا ہے نہ مُسرف۔ یہی وجہ ہے کہ اس امّت کا نام ہی اُمَّۃً وَّسَطًا رکھ دیا گیا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 41-42 ایڈیشن 2016ء)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت..... از صفحہ 1

اور جان کی قربانیاں تمہاری فلاح کا ذریعہ بنیں گی۔ ہمیشگی کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے ہی حاصل ہو گی۔ پس آج اللہ تعالیٰ کے حکموں کا یہ ادراک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر حاصل ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو حاصل ہے۔ آج دین کی خاطر اگر وقت کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اگر اولاد کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اگر مال کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اُس روح کو سمجھتے ہوئے اور اُس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جس کی طرف ہمیں زمانے کے امام نے توجہ دلائی ہے اور اس راستے پر ڈالا ہے اور دین پر مضبوطی سے قائم کیا ہے، کوئی جان کی قربانی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ پس یہ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخرین کے گروہ میں شامل کر کے ان پہلوں سے ملایا ہے جو دین کی خاطر عظیم قربانیاں دیتے چلے گئے۔

ہمارا ابھی فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی حالتوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہوئے ان پہلوں کی قربانی کو ہر وقت سامنے رکھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کر دیا۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ان فضلوں کے وارث ٹھہریں گے، اس کا قرب پائیں گے، اپنی دنیا و آخرت سنواریں گے اور آگے اپنے بچوں کی ہدایت کے سامان پیدا کریں گے۔ پس آج ہم سب جو یہ قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں یا حاصل کر سکیں تو اب ہمیں اپنی ہر قربانی کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے تابع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اگر ہم نے اس بات کو نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے تو ہمارا یہ دعویٰ بالکل کھوکھلا دعویٰ ہے کہ آج ہم ہر قسم کی قربانیوں کا فہم و ادراک رکھتے ہیں یا یہ کہ صرف احمدی کو یہ فہم حاصل ہے اور احمدی کی قربانی کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دنیا میں دوسرے مسلمان بھی قربانیاں کرتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ دوسروں کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی اور ان کی مدد کے لئے انہوں نے ادارے بھی کھولے ہوئے ہیں۔ عیسائیوں نے، یہودیوں نے اور دوسرے مذہب والوں نے بڑی بڑی تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں جہاں وہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور بہت کرتے ہیں۔ لیکن اس سب خدمت اور ہمدردی کے پیچھے وہ جذبہ نہیں ہے کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے یہ سب خدمت کرنی ہے۔ عارضی طور پر متاثر ہو کر کسی چیریٹی میں مدد تو کر دیں گے۔ لیکن یہ جذبہ نہیں کہ اللہ کا حکم ہے اس لئے مدد کرنی ہے یا اللہ کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اللہ کی مخلوق کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنی ہے۔ بعض لوگ دولت بھی ایسے ذرائع سے کماتے ہیں جو کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں ہے۔ ان کے دولت کمانے کے ذریعے ناجائز ذریعے ہوتے ہیں لیکن اپنی کمپنیوں کے بجٹ میں چیریٹی کے لئے بھی کچھ رقم مختص کر دیتے ہیں تا کہ حکومت کے ٹیکسوں سے چھوٹ مل جائے۔ تو یہ سب قربانیاں جو کی جارہی ہوتی ہیں یا ان کے خیال میں جو قربانیاں کی جارہی ہوتی ہیں یہ عارضی اور سطحی اور اکثر اوقات دنیا دکھاوے کے لئے بھی ہوتی ہیں۔ لیکن ایک احمدی کی جو قربانی ہے اور جو ہونی چاہئے اس کا مقصد جیسا کہ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے اور اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے اور اگر مالی قربانی کر رہا ہے تو وہ بھی جائز ذرائع سے کمائی ہوئی آمد سے کرے۔

(خطبہ جمعہ 3 نومبر 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مریم رحمٰن

حیاتِ نورالدینؓ

آپؓ کی بے مثال اطاعت

قسط 3

اطاعتِ مسیح الزمان میں

وطن کا خیال تک دل سے نکال دیا

گو آپ کی روح ہروقت حضرت اقدس امام الزمان کی عالی بارگاہ میں رہنے کے لئے بیقرار رہتی تھی اور اس لحاظ سے آپ کو ملازمت سے فراغت پاکر فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر غالباً اس خیال سے کہ ایک معقول رقم آپ کے ذمہ ابھی بطور قرض ہے جب تک اس کی ادائیگی کا انتظام نہ ہو جائے دار الامان میں سکونت اطمینان بخش نہیں ہوسکتی، آپ نے بھیرہ پہنچ کر ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ کھولنے کا ارادہ فرمایا۔ اور اس کے لئے ایک عالیشان مکان بنوانا شروع کیا۔ ابھی وہ مکان ناتمام ہی تھا کہ آپ کو کچھ سامان عمارت خریدنے کے لئے لاہور جانا پڑا۔ لاہور پہنچ کر جی چاہا کہ قادیان نزدیک ہے حضرت اقدس سے بھی ملاقات کر لیں۔ مگر چونکہ بھیرہ میں ایک بڑے پیمانہ پر تعمیر کا کام جاری تھا۔ اس لئے بٹالہ پہنچ کر فوری واپسی کی شرط سے کرائے کا یکہ کیا۔ جب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبل اس کے کہ آپ واپسی کی اجازت مانگتے۔ حضور نے خود ہی دوران گفتگو میں فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے۔ آپ نے عرض کیا۔ ہاں حضور! اب تو میں فارغ ہی ہوں۔ وہاں سے اٹھے تو یکے والے سے کہہ دیا کہ اب تم چلے جاو۔ آج اجازت لینا مناسب نہیں ہے۔ کل پرسوں اجازت لیں گے۔ اگلے روز حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہو گی۔ آپ اپنی ایک بیوی کو بلوالیں۔ آپ نے حسب الارشاد بیوی کو بلانے کے لئے خط لکھ دیا۔ اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شاید جلد نہ آسکوں اس لئے عمارت کا کام بند کر دیا جائے۔ جب آپ کی بیوی آگئیں تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے۔ لہذا آپ اپنا کتب خانہ بھی منگوالیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے۔ آپ اس کو ضرور بلالیں لیکن مولوی عبد الکریم صاحبؓ سے فرمایا کہ مجھ کو مولوی نورالدین صاحب کے متعلق الہام ہوا ہے۔ اور وہ شعر حریری میں موجود ہے کہ

اَلَا تَصْبُوْنَّ اِلَی الْوَطَن
فِیْہِ تُھَانُ وَ تُمْتَحَن

پر ایک موقعہ پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب! اب آپ اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں دل میں بہت ڈرا کہ یہ تو ہوسکتا ہے کہ میں وہاں کبھی نہ جاؤں مگر یہ کس طرح ہو گا کہ میرے دل میں بھی بھیرہ کا خیال نہ آوے مگر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے‘‘

---ایک مرتبہ بھیرہ کے کسی رئیس نے آپ کی خدمت میں چٹھی لکھی

کہ میں بیمار ہوں اور آپ ہمارے خاندانی طبیب ہیں مہربانی فرما کر بھیرہ تشریف لاکر مجھے دیکھ جائیں۔ آپ نے اس رئیس کو لکھا کہ میں بھیرہ سے ہجرت کر چکا ہوں اور اب حضرت مرزا صاحب کی اجازت کے بغیر میں قادیان سے باہر نہیں جاتا۔ آپ کو اگر میری ضرورت ہے تو حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں لکھو۔ چنانچہ اس رئیس نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ مولوی صاحب! آپ بھیرہ جاکر اس رئیس کو دیکھ آئیں۔ جب آپ بھیرہ پہنچے تو اس رئیس کا مکان بھیرہ کے ارد گرد جو گول سڑک ہے اس پر تھا۔ اسے آپ نے دیکھا اور نسخہ تجویز فرما کر فوراً واپس تشریف لے آئے۔ نہ اپنے آبائی مکانوں کو دیکھا نہ نئے زیر تعمیر مکان تک گئے، نہ عزیزوں سے ملاقات کی، نہ دوستوں سے ملے بلکہ جس غرض کے لئے حضرت اقدس نے آپ کو بھیجا تھا جب وہ غرض پوری ہوگئی تو فوراً واپس تشریف لے آئے۔

(حیات نور صفحہ 184-185)

اگر ہم نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کرے گا

ایک مرتبہ قادیان دار الامان میں ایک نواب صاحب حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی خدمت میں علاج کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحبؓ کے پاس آئے جن میں ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کی کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لیے نواب صاحب کا منشا ہے کہ آپ اُن کے ہمراہ وہاں تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں میرا ایک آقا ہے اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے۔ پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار مسجد میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا حضورؑ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لیے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے لیکن مولوی صاحبؓ کے وجود سے ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے۔ قرآن و حدیث کا درس دیتے ہیں۔ اس لیے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔ اس دن جب عصر کے بعد درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا! مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج میرے لیے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر ہم نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کرے گا۔

(حیات نور صفحہ 186-187)

کانٹوں سے پاؤں زخمی ہو گئے

ایک مرتبہ ایک ہندو بٹالہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ ازراہ نوازش بٹالہ چل کر اسے دیکھ لیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحبؑ سے اجازت حاصل کرو۔ اس نے حضرت صاحبؑ کی خدمت میں درخواست کی جس پر حضورؑ نے اجازت عطا فرما دی۔ بعد نماز عصر جب مولوی صاحبؓ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؑ نے فرمایا کہ امید ہے آپ آج ہی واپس آجائیں گے۔ عرض کی بہت اچھا۔ بٹالہ پہنچے۔ مریضہ کو دیکھا۔ واپسی کا ارادہ کیا مگر بارش اس قدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔ ان لوگوں نے عرض کی کہ حضرت! راستے میں چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی خطرہ ہے۔ پھر بارش اس قدر زور سے ہوئی ہے کہ واپس پہنچنا مشکل ہے کئی مقامات پر پیدل پانی میں گزرنا پڑے گا۔ مگر آپؓ نے فرمایا خواہ کچھ ہو۔ سواری کا انتظام بھی ہو یا نہ ہو۔ میں پیدل چل کر بھی قادیان ضرور پہنچوں گا۔ کیونکہ میرے آقا کا ارشاد یہی ہے کہ آج ہی مجھے واپس قادیان پہنچنا ہے۔ خیر یکہ کا انتظام ہوگیا اور آپ چل پڑے۔ مگر بارش کی وجہ سے راستہ میں کئی مقامات پر اس قدر پانی جمع ہو چکا تھا کہ آپ کو پیدل وہ پانی عبور کرنا پڑا۔ کانٹوں سے آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر (18 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے) قادیان پہنچ گئے۔ اور فجر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں حاضر ہو گئے۔ حضرت اقدسؑ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا مولوی صاحب رات بٹالہ سے واپس تشریف لے آئے تھے۔ قبل اس کے کوئی اور جواب دیتا آپ فوراً آگے بڑھے اور عرض کی حضور! میں واپس آ گیا تھا۔ یہ بالکل نہیں کہا کہ حضور! رات شدت کی بارش تھی، اکثر جگہ پیدل چلنے کی وجہ سے میرے پاؤں زخمی ہو چکے ہیں اور میں سخت تکلیف اٹھا کر واپس پہنچا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ اپنی تکالیف کا ذکر تک نہیں کیا۔

(حیات نور صفحہ 189)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عشق و محبت کی ایک اور داستان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کی ایک فہرست تیار فرمائی تھی اور اسے آپ نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا کرتے تھے اور عموماً جو کوئی احمدی اپنی لڑکی یا لڑکے

کے لیے رشتہ معلوم کرنا چاہتا۔حضورؓ اس کے مناسب حال اسے رشتہ بتادیا کرتے تھے اور ہر شخص حضورؓ کے تجویز فرمودہ رشتہ کو بطیب خاطر منظور کر لیتا تھا۔مگر ایک مرتبہ ایک شخص کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کرنے کا ارشاد فرمایا تو اس نے منظور نہ کیا۔ اس پر حضورؓ کو بہت تکلیف ہوئی اور حضورؓ نے آئندہ کے لیے رشتہ ناطہ کے اس انتظام کو ختم کر دیا۔ ...ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کر دینے کے لیے فرمایا مگر وہ دوست راضی نہ ہوا۔ اتفاقاً اس وقت آپؑ کی صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آگئیں۔حضرت مولوی صاحبؓ اس دوست کا ذکر سن کر جوش سے فرمانے لگے کہ مجھے تو اگر مرزا کہے کہ اپنی لڑکی کو نہالی (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں کام کرنے والی مہترانی) کے لڑکے کو دیدو۔ تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔ یہ کلمہ سخت عشق و محبت کا تھا۔ مگر نتیجہ کیا ہوا کہ بالآخر وہی لڑکی حضورؑ کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی جو خود حضرت مسیح موعودؑ کا حسن و احسان میں نظیر تھا۔

(حیات نور صفحہ 187-188)

اطاعتِ امام میں جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں رہتا تھا

ایک مرتبہ آپ مطب میں بیٹھے تھے۔ ارد گرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ ایک شخص نے آ کر کہا کہ مولوی صاحب! حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔ گویا دل میں یہ تھا کہ حضورؑ کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ پھر جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو نور الدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزا کہتے تھے۔ نور الدین اس کے پیچھے یوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔

(حیات نور صفحہ 187-188)

چارپائی کے پاس زمین پر بیٹھ گئے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ میں اطاعت و ادب کا مادہ کمال درجہ پر تھا۔جن دنوں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب بیمار تھے۔ تو ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کو محترم صاحبزادہ صاحب کو دیکھنے کے لیے گھر میں بلایا۔ اس وقت حضور علیہ السلام صحن میں ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے اور صحن میں کوئی فرش وغیرہ نہیں تھا۔حضرت مولوی صاحبؓ آتے ہی حضور علیہ السلام کی چارپائی کے پاس زمین پر بیٹھ گئے۔حضرت اقدس مسیح پاکؑ نے فرمایا مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے عرض کیا حضور میں بیٹھا ہوں اور کچھ اونچے ہو گئے۔ اور ہاتھ چارپائی پر رکھ لیا مگر حضور علیہ السلام نے جب دوبارہ کہا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اٹھ کر چارپائی کے ایک کنارہ پر پائنتی کے اوپر بیٹھ گئے۔ اطاعت میں کیسا کمال ہے کہ وہ شخص جو کسی بڑے سے بڑے آدمی کے سامنے زمین پر بیٹھنے کے لیے طالب علمی کے زمانہ میں بھی تیار نہیں ہوتا تھا، دینی و دنیوی ترقیات کی اعلیٰ منزلیں طے کرنے کے بعد بھی حضرت مسیح پاکؑ کے سامنے زمین پر بیٹھنے ہی میں سعادت عظمیٰ سمجھتا ہے۔

(حیات نور صفحہ 188-189)

بلا توقف دہلی پہنچ جانا

22/اکتوبر 1905ء کو حضرت اقدس حضرت ام المومنین کو آپ کے خویش و اقارب سے ملانے کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ ابھی دہلی پہنچے چند ہی دن ہوئے تھے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب بیمار ہو گئے۔ اس پر حضور کو خیال آیا کہ اگر مولوی نور الدین صاحب کو بھی دہلی بلا لیا جائے تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کو تار دلوا دیا۔جس میں تار لکھنے والے نے (Immediate) یعنی بلا توقف کے الفاظ لکھ دیئے۔ جب یہ تار قادیان پہنچا تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خیال سے کہ حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ اسی حالت میں فوراً چل پڑے۔ نہ گھر گئے نہ لباس بدلا نہ بستر لیا۔ اور لطف یہ ہے کہ ریل کا کرایہ بھی پاس نہ تھا۔ گھر والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے پیچھے سے ایک آدمی کے ہاتھ کمبل تو بھجوا دیا مگر خرچ بھجوانے کا انہیں بھی خیال نہ آیا اور ممکن ہے گھر میں اتنا روپیہ ہو بھی نہ۔

جب آپ بٹالہ پہنچے تو ایک متمول ہندو رئیس نے جو گویا آپ کی انتظار ہی کر رہا تھا، عرض کی کہ میری بیوی بیمار ہے۔مہربانی فرما کر اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیجئے۔فرمایا۔ میں نے اس گاڑی پر دہلی جانا ہے۔ اس رئیس نے کہا۔ میں اپنی بیوی کو یہاں ہی لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ لے آیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیا۔ وہ ہندو چپکے سے دہلی کا ٹکٹ خرید لایا۔ اور معقول رقم بطور نذرانہ بھی پیش کی۔ اور اس طرح سے آپ دہلی پہنچ کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(حیات نور صفحہ 285)

فرید احمد نوید۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

قرآنی انبیاء

صبر ایوبی

قسط 16

مشکلات اور مصائب کا ایک طوفان تھا جو آپ پر آیا اور اچھے دنوں کو ساتھ بہا کر لے گیا اب مشکلات اور پریشانیوں میں صبر کے ساتھ وقت گزارنا تھا۔آپ نے ان ابتلاؤں کو خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ سمجھ کر بڑی محبت کے ساتھ قبول کیا اور صبر کی اعلیٰ ترین مثال قائم کر دی۔

حضرت ایوبؑ کے واقعات جن پر مصائب اور مشکلات نے حملہ کر دیا تھا۔

یہ آج سے قریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل کا واقعہ ہے۔لیکن اپنی اہمیت کے اعتبار سے واقعہ ایسا ہے کہ ہر دور میں اس کا ذکر کیا جاتا رہا ہے اور ہمیشہ کیا جاتا رہے گا۔ بحر مردار (فلسطین) اور جزیرہ عرب کے درمیان ادوم یا ادومنہ نام کی ایک بستی آباد تھی۔جس میں خدا تعالیٰ کا ایک نیک اور بزرگ بندہ ایوب نامی رہا کرتا تھا۔اپنی نیکی اور تقویٰ شعاری کی بناء پر ایوب خدا تعالیٰ کے مقرب تھے اور قرآن کریم نے آپ کو اپنا نبی بتایا ہے۔

آپ ایک مالدار صاحب عزت اور تندروست آدمی تھے۔مساکین اور غرباء کی مدد کرنے والے اور بیواؤں اور مظلوموں کی فریاد رسی کرنے والے تھے۔ پھر جیسا کہ عام دستور ہے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے تا کہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ یہ لوگ ہر مصیبت اور تنگی میں بھی خدا تعالیٰ کے سچے وفادار رہتے ہیں۔حضرت ایوبؑ پر بھی بعض مصائب آ گئے۔ یہ تکلیفیں آپ کی کسی غلطی یا گناہ کی وجہ سے نہیں تھیں بلکہ صرف اس لئے تھیں کہ دنیا جان لے کہ ایوبؑ ایک صابر اور وفادار بندہ ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت ایوبؑ کے حالات خراب ہو گئے مال و دولت اور روپیہ پیسہ بعض واقعات کی وجہ سے جاتا رہا اور جسمانی طور پر بھی بعض بیماریاں آپ کو لاحق ہوگئیں۔ یہ مصائب اور مشکلات خدا تعالیٰ کی طرف سے صرف ایک آزمائش کے طور پر تھیں اور آپ اس بات کی حقیقت کو اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔آپ نے ان تمام مشکلات پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اس حد تک کہ آپ کا صبر آج تک ایک مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔آپ نے ان مشکلات کے وقت صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے التجائیں کیں کہ اے اللہ! مجھے تکلیف نے آ پکڑا ہے۔تو بہت رحم کرے تو میری یہ تکالیف دور ہو سکتی ہیں۔

اس دعا کے سوا آپ نے نہ تو کوئی شکوہ کیا اور نہ ہی شور مچایا کہ مجھ پر یہ ابتلاء کیوں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو آپ کی حالت سے واقف تھا۔اس نے جب آپ کی دعاؤں کو قبول کیا تو یہ تمام تکالیف اور جسمانی بیماریاں دور ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی فریاد کو سن کر آپ کو حکم دیا کہ اس جگہ کو چھوڑ کر فلاں علاقے میں چلے جاؤ۔ وہ علاقہ تمہارے لئے ہر لحاظ سے بہتر ہے۔اس علاقے میں لوگ تمہاری مخالفت بھی کر رہے ہیں اور حالات بھی خراب سے خراب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اس لئے تم اس علاقے سے ہجرت کر کے دوسرے علاقے کی طرف نکل جاؤ۔ وہاں تمہاری اس بیماری کا بھی علاج ہو جائے گا اور تم اور تمہارے اہل و عیال سکون کی زندگی بھی گزار سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت ملنے پر آپ نے ایک چشموں والے پہاڑی علاقے کی طرف ہجرت کی۔ (جس کا معین طور پر اندازہ لگانا مشکل ہے) وہاں پر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر نہ صرف یہ کہ آپ کو کامل صحت اور تندروستی عطا کی۔ بلکہ آپ کو تبلیغ دین کیلئے نیک اور سعید فطرت لوگ بھی عطا کئے۔آپ نے انہیں خدائے واحد کا پیغام پہنچایا اور اپنے فرائض نہایت خوبصورتی کے ساتھ ادا کئے۔

اللہ تعالیٰ نے تکلیف پر آپ کے صبر کو اس قدر پسند کیا کہ قرآن کریم میں آپ کو ’’صابر‘‘ یعنی صبر کرنے والا قرار دیا ہے۔آپ نے تقریباً 93 سال عمر پائی اور پھر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گے۔

علامہ ایچ ایم طارق

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار

قسط 6

نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام ’’نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ‘‘ کی بلڈنگ فضل عمر ہسپتال کے سامنے ربوہ لاری اڈہ کے ساتھ تعمیر کی گئی ہے۔ اس بلڈنگ میں درج ذیل شعبہ جات ہیں۔ بلڈ بینک، نور آئی ڈونر ایسوسی ایشن، تھیلسیمیا وہیموفیلیا سنٹر، ڈینٹل کلینک وغیرہ

1۔ بلڈ بنک ربوہ

خلافت خامسہ کے آغاز میں دسمبر 2004ء سے وسعت کے پیش نظر یہ بلڈ بنک ایوان محمود سے ’’نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ‘‘ کی عمارت میں قائم کیا گیا ہے۔مطلوبہ بلڈ گروپ کے مطابق خون کا انتظام کرنا، بلڈ گروپنگ اور عطیہ خون دینے والوں کا ریکارڈ وغیرہ جیسے انتظام و انصرام اس ادارہ کے فرائض میں شامل ہیں۔

2۔نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن اور آئی بنک

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن اور آئی بنک کا بنیادی مقصد کارنیا (آنکھ کے بیرونی پردے) کی بیماری کا شکار نابینا افراد کو بینائی فراہم کرنا ہے جس کے لیے دو امور ضروری ہیں:

i۔احباب جماعت کو وصیّت عطیّہ چشم کی تحریک کے ذریعے آئی ڈونرز بنانا۔

ii۔مرحوم آئی ڈونر کی وفات کے بعد ان کے کارنیا حاصل کرنا اور ان حاصل کردہ کارنیا کے ذریعے مستحق نابینا افراد کی آنکھوں کی پیوند کاری کر کے ان کی بینائی بحال کرنا ہے۔آئی بنک کا عملی آغاز 23 اپریل 2001ء کو ہوا۔سالانہ کئی مریضان اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

3۔ تھیلسیمیا و ہیموفیلیا سنٹر

خلافت خامسہ میں یہ ادارہ اپریل 2005ء کو ’’نورالعین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ‘‘میں قائم کیا گیا۔ تھیلسیمیا خون کی ایک موروثی بیماری ہے۔ یہ ادارہ نور العین تھیلسیمیا و ہیموفیلیا یونٹ خالصتاً خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہو کر اس بیماری میں مبتلا بچوں کا فری علاج کر رہا ہے۔ بار بار خون لگانے کی وجہ سے جسم میں فولاد کی زیادتی ہو جاتی ہے اور مختلف انفیکشنز ہو جاتے ہیں۔ادارہ میں اس مرض کی بھی سہولت موجود ہے جو کہ بغیر کسی چارجز کے مہیا کی جاتی ہے۔

4۔ڈینٹل کلینک

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ کی عمارت میں قائم کردہ اس ادارہ نے 11دسمبر 2007ء سے عورتوں اور بچوں کے لیے ڈینٹل کلینک کا آغاز کیا۔

طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا آغاز 2مارچ 2000ء میں ہوا جس کی تعمیر کے لئے آپؒ نے چھ کنال آٹھ مرلے پر مشتمل قطعہ عنایت فرمایا تھا۔ اس پر تعمیر ہونے والی عمارت بیسمنٹ سمیت چار منزلوں پر مشتمل ہے جس کا کُل رقبہ 58ہزار مربع فٹ ہے۔ یہ ادارہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔ یہاں سے صرف ایک سال (2010ء میں) قریباً سوا لاکھ مریضوں نے استفادہ کیا جن میں ایک تہائی سے زائد غیر از جماعت تھے۔ اس ادارہ میں نئی ادویات کی تیاری کے علاوہ وسیع پیمانے پر پروونگ اور تجربات کئے جاتے ہیں۔ ادویات کی بڑے پیمانے پر تیاری کے لئے ایک جدید فارمیسی بھی قائم ہے۔ مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب کی زیر نگرانی ڈاکٹروں کی ایک بڑی ٹیم یہاں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

ہومیو ڈسپنسری و میڈیسن بینک انصار اللہ

دفتر وقف جدید کے علاوہ دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان میں ایک ڈسپنسری میں مفت ادویات دی جاتی ہیں۔ایلوپیتھک ادویات کے لیے ایک میڈیسن بینک بھی موجود ہے جہاں مختلف قسم کی ادویات محلہ جات کے انصار کو تحریک کر کے اکٹھی کی جاتی ہیں اور بوقت ضرورت مستحقین کو فراہم کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ ایک ایمبولینس بھی موجود ہے جو انصار کے میڈیکل کیمپس اور نادار مریضوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک ربوہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر نگرانی اس کلینک کا افتتاح 30 دسمبر 1996ء کو ہوا۔عہد خلافت خامسہ میں 19 فروری 2003ء کو اس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ پاکستان میں رکھا گیا۔اس کلینک کا افتتاح 16/اپریل 2005ء کو ہوا۔جس سے مریض خواتین استفادہ کرتی ہیں۔

IAAAE
INTERNATIONAL ASSOCIATION OF AHMADI ARCHITECTS & ENGINEERS

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز(IAAAE)

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز کا قیام خلافت ثالثہ میں ہوا اور یہ ایسوسی ایشن بعض دوسری چیریٹی آرگنائزیشن اور کمپنیوں کے ساتھ مل کر خدمت خلق کے کاموں میں مصروف عمل ہے۔

عہد خلافت خامسہ کے 19 سالوں کے دوران اس تنظیم نے حیرت انگیز طور پر ترقی کی نئی منازل طے کی ہیں۔جس کے تحت افریقہ بھر میں خدمت خلق کے کاموں کو انجام دینے کے لئے یوکے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، گھانا، نائیجیریا، پاکستان اور دیگر ممالک سے انجینئرز اور آرکیٹکٹس، الیکٹریشنز، پلمبرز اور دوسرے مختلف شعبوں کے ماہرین اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

اس ایسوسی ایشن کے تحت عہد خلافت خامسہ میں ہونے والی ترقیات کی ایک جھلک پیش ہے۔

(IAAAE) کی کمیٹیوں کا قیام

خلافت خامسہ میں باقاعدہ طور پر IAAAE کا ایک انتظامی ڈھانچہ تشکیل دے کر اس کی مختلف کمیٹیاں قائم کی گئیں۔

یہ ایسوسی ایشن 4 کمیٹیوں 1۔آرکیٹکٹس 2۔ماڈل ولیج 3۔واٹر فار لائف 4۔متبادل انرجی (Alternative Energy) کے تحت افریقہ کے دور دراز علاقوں میں خدمتِ انسانیت میں فنی اور تکنیکی امداد مہیا کرنے کے لحاظ سے مصروف عمل ہے ان کمیٹیوں کے مختلف پراجیکٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ماڈل ولیج (MODEL VILLAGE)

IAAAE کے اس پراجیکٹ کے ذریعہ نئی بستیوں کا قیام عمل

میں لایا جاتا ہے گو یہ کام حکومتوں کے بجٹ اور ذمہ داری کا متقاضی ہوتا ہے۔لیکن جماعت احمدیہ وہ پہلی دینی جماعت ہے جس نے اس کام میں نئے تاریخی سنگ میل نصب کیے ہیں۔

عہد خلافت خامسہ میں جماعت احمدیہ نے اس خدمت خلق کے اس کام کا بیڑہ اٹھایا ہے۔اور ماڈل ویلیج کا یہ تصور روشناس کروایا ہے کہ انسان کی بنیادی ضرورتیں انہیں مہیا کی جائیں۔چنانچہ افریقہ میں ان مخلص انجینئرز آرکیٹکٹس اور کارکنان کی محنت کے نتیجہ میں انیس 19 ماڈل ویلیجز کا قیام ہو چکا ہے۔جن میں شمسی توانائی کے ذریعہ بجلی اور پینے اور زراعت کے لیے پانی فراہم کیا جاتا ہے اسی طرح ان ویلیجز میں شمسی و دیگر ذرائع سے بجلی پیدا کر کے علاقہ مکینوں کو بجلی کی سہولت دی جاتی ہے۔اسی طرح ان علاقوں میں گلیوں اور سڑکوں کی مرمت اور تعمیر کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

2۔واٹر فار لائف کمیٹی(Water For Life committee)

افریقہ کے دور دراز علاقوں میں صاف پانی علاقہ مکینوں کے لئے ایک بہت بڑی سہولت ہوتی ہے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آغاز خلافت ہی میں براعظم افریقہ میں پانی کی سہولت کی فراہمی کے لئے 2005ء میں واٹر فار لائف کمیٹی کا اجراء فرمایا۔اس کمیٹی کے تحت پانی کی سہولت کی فراہم کے لئے افریقہ کے دور دراز گاؤں میں نئے نلکے لگانے کا کام کیا جاتا ہے چنانچہ گزشتہ انیس 19 سالوں میں اس کے تحت 2 ہزار 8 سو سے زائد پانی کے نلکے لگ چکے ہیں جن کے ذریعہ سے 2 لاکھ 50 ہزار سے زائد افراد مستفیذ ہوئے۔اس کمیٹی کے تحت IAAAE کے انجینئرز شدید گرم موسم میں کام کرتے ہیں اور جب کسی علاقہ میں پانی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے تو وہاں علاقہ مکینوں کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔

3۔متبادل انرجی کمیٹی (ALTERNATIVE ENERGY COMMITTEE)

اس کمیٹی کا قیام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں 2005 کو ہوا۔اس کمیٹی کے تحت شمسی اور بجلی کے دیگر ذرائع بروئے کار لاکر افریقہ کے پسماندہ علاقوں میں بجلی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔اس کمیٹی کے تحت اڑھائی سو 250 سے زائد گھانا،بینن،نائیجر،مالی، گیمبیا،سیرالیون،بورکینافاسو، میں بجلی کی سہولت فراہم کی جاچکی ہے اسی طرح ان تمام مقامات پر سولر سسٹم کی مینٹیننس (maintenance) کا کام بھی جاری ہے۔اس اقدام سے علاقہ مکین جہاں بجلی کی سہولت سے مستفیض ہوتے ہیں وہاں ان کے لئے MTA کی سہولت کا بھی انتظام ہوتا ہے اور وہ براہ راست اپنے پیارے امام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکتے ہیں۔

4۔آرکیٹکٹس(ARCHITECTS) کمیٹی

IAAAE کی یہ کمیٹی افریقہ بھر میں ہونے والی تعلیم،صحت، کمیونٹی سنٹرز اور مساجد کی تعمیرات میں اپنی خدمات فراہم کرتی ہے۔اس کمیٹی کے تحت بورکینا فاسو میں مسرور انٹرنیشنل ٹیکینکل کالج قائم کیا گیا ہے۔

مسرور انٹرنیشنل ٹیکینکل کالج(MITC)

اس کالج کے قیام کا مقصد نوجوانوں کو ٹیکنیکل کورسز کی تعلیم دے کر دے کر انہیں معاشرہ کا مفید وجود بنانا ہے۔یہاں سے تعلیم حاصل کر کے نوجوان باعزت طور پر روزگار کا انتظام کرسکیں گے۔

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں عالمگیر تنظیموں کی سطح پر غیر معمولی ترقیات

الٰہی تقدیر کے مطابق خلافت رابعہ کا دور عالمگیر وسعت (EXPENTION) کا حامل تھا تو خلافت خامسہ تنظیم و تنسیق (CONSOLIDATION) کا دور ثابت ہوا جس میں ہر پہلو سے کیا جماعتی نظام اور کیا تنظیمیں ہر لحاظ سے پہلے سے بڑھ کر منظم ہوئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر

احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ مجالس عالمگیر نے بھی خلافت خامسہ کے زیر سایہ کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی ہے۔بطور نمونہ چند بڑی مجالس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضور انور کی خصوصی نگرانی میں ہر ملک میں خدام الاحمدیہ کی تجنید از سر نو درست اور مکمل کر کے تنظیمی ڈھانچہ منظم کرنے کی کوشش ہوئی۔جس کے نتیجہ میں مالی قربانی میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا۔صرف مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے مجموعی بجٹ میں تین گنا سے زائد اضافہ ہے جبکہ بجٹ حصہ آمد دس لاکھ ڈالر تک پہنچ رہا ہے۔امریکہ میں 17 نئی مجالس کا قیام عمل میں آیا اور نصف ایکڑ سے زائد وسیع و عریض سرائے خدمت کی تعمیر ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے بھی خلافت خامسہ میں ہر میدان میں ترقی کی ہے۔ساٹھ 60 نئی مجالس کا اضافہ ہوا۔دو عظیم الشان عمارات کی تعمیر کے علاوہ خدمت خلق کے کاموں میں بھی خدام نے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔کینیڈا میں خدام کی سترہ17 چیریٹی واکس کے ذریعے تیس30 لاکھ ڈالر سے زائد رقم حاصل ہوئی۔۔مالی بجٹ خلافت خامسہ کے آغاز سے اب تک چار گنا ہو کر گیارہ11 لاکھ ڈالر تک پہنچ رہا ہے۔

خدام الاحمدیہ برطانیہ بھی حضور انور کی قریب سے ذاتی نگرانی کے باعث نسبتاً زیادہ ترقی کر رہی ہے۔جس کے نتیجہ میں چوبیس 24 ریجنز میں ستاون 57 مقامی قیادتیں وجود میں آئیں۔ ایک درمیانی سائز کی مارکی میں اسلام آباد میں خدام الاحمدیہ کا ہونیوالا اجتماع برطانیہ کئی سال سے surrey کے وسیع و عریض میدانوں میں ہوتا ہے جہاں پانچ چھ شاندار مارکیز نصب کی جاتی ہیں۔اور ہزاروں خدام اور اطفال اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ دو خوبصورت عمارات سرائے خدمت خلق اور ایوان محمود خریدی گئیں۔خدام الاحمدیہ یو کے کا چندہ 9 لاکھ پونڈ تک پہنچ رہا ہے۔

جرمنی میں بھی خدام کی تجنید میں غیر معمولی اضافہ ہوا اور مجالس کی تعداد اڑھائی سو سے بڑھ چکی ہے۔بجٹ تین گنا بڑھ کر ڈیڑھ ملین یورو کے قریب ہو گیا ہے۔

افریقہ میں بھی خدام الاحمدیہ نئی بیداری دیکھنے میں آئی ہے۔بورکینا فاسو کی مجلس نے خون کے عطیات فراہم کرنے میں قومی ریکارڈ قائم کیا۔ اور خدام کو روزگار فراہم کرنے کے لئے صنعتی ورکشاپ کا قیام عمل میں آیا۔2008ء میں تین سو 300 خدام سائیکلوں پر کئی سو میل کا سفر کر کے اپنے پیارے امام کے دیدار کے لیے گھانا کے باغ احمد پہنچے۔

اسی طرح گیمبیا،بینن،یوگینڈا،نائیجیریا کی مجالس میں وسعت ہوئی۔افریقہ کے فرانسیسی بولنے والے ممالک سینیگال اور آئیوری کوسٹ کی مجالس فعال ہوئیں اور باقاعدگی سے رپورٹس بھجوانے لگیں۔

خدام الاحمدیہ پاکستان میں بھی ہر شعبہ میں ترقی ہوئی۔خاص طور پر طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال کی تکمیل ہوئی۔ دارالصناعۃ،بلڈ بنک،آئی ہسپتال اور فائر بریگیڈ منظم ہو کر کام کر رہے ہیں۔اکتوبر 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سروس کا نام ’’ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس‘‘ رکھنے کی منظوری مرحمت فرمائی جو خدمت خلق کے لیے فعّال ہے۔

اسی طرح بھارت کی مجالس میں بھی بیداری نظر آنے لگی۔ یورپ میں بیلجیم ،ڈنمارک ،ناروے کی چھوٹی چھوٹی مجالس اب مضبوط تنظیمیں بن چکی ہیں۔

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی ذاتی توجہ کے نتیجہ میں گزشتہ اٹھارہ18 سال میں مجالس خدام الاحمدیہ عالمگیر کا نقشہ ہی بدل چکا ہے۔

مجلس انصار اللہ عالمگیر

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسلسل راہ نمائی کے نتیجہ میں مجلس انصار اللہ عالمگیر بھی ترقیات کی منازل طے کرتی چلی آرہی ہے۔

- خلافت خامسہ کے دور میں باقاعدگی سے عالمگیر مرکز لندن میں ماہانہ رپورٹ ارسال کرنے والے ممالک کی تعداد 25 سے بڑھ کر 87 تک پہنچ چکی ہے، زیادہ تر ممالک دورِ خلافتِ خامسہ میں بفضلہٖ تعالیٰ فعال ہو گئے۔
- تقریباً پینتیس 35 نئے ممالک میں مجالس قائم ہوئیں۔
- مجلس انصار اللہ یو کے
- مجلس انصار اللہ برطانیہ کی تجنید اٹھارہ سو 1800 سے بڑھ کر تین گنا سے زائد پانچ ہزار نو سو 5900 ہو چکی ہے۔
- مجلس انصار اللہ کا مالی بجٹ پچھتر ہزار 75000 پاؤنڈ سے بڑھ کر تقریباً چار گنا سے زائد سات لاکھ ستاسٹھ ہزار 767000 پاؤنڈ ہو چکا ہے۔
- چیرٹی واک کا مالی بجٹ پینتیس ہزار 35000 پاؤنڈ سے بڑھ کر تقریباً چار گنا سے زائد ایک لاکھ تینتالیس ہزار 143000 پاؤنڈ ہو چکا ہے۔
- انصار اللہ برطانیہ کی طرف سے Masroor Eye Institute بورکینا فاسو قائم کیا جا رہا ہے جس پر اب تک ڈیڑھ 1.5 ملین پاؤنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ انصار اللہ کو مندرجہ ذیل فلاحی کاموں میں مالی خدمات پیش کرنے کی توفیق ملی:

(i) منی ماڈل ویلج پراجیکٹ(Mini Model Village)(ii) عطیہ نظر(Gift of Sight) project

(iii) واٹر پمپ افریقہ (Water Pump Africa)(iv) افریقہ میں مرمت واٹر پمپ (Water pump Repair Africa)

(v) نئے پانی کے کنوئیں پاکستان (New Water Well – Pakistan)

مجلس انصار اللہ جرمنی

مجلس انصار جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کی

بدولت بہت سی کامیابیاں نصیب ہوئیں:

1. مجلس انصار اللہ جرمنی کی تجنید دو ہزار پچاس 2,050 سے بڑھ کر چار گنا تک سات ہزار سات سو پچاس 7,750 تک پہنچ رہی ہے۔
2. مجالس کی تعداد ایک سو چھیانوے 196 سے بڑھ کر ڈیڑھ گنا دوس و اکیاسی 281 ہو گئی۔
3. شجر کاری کے تحت مجلس انصار اللہ جرمنی کو آٹھ سو 800 شہروں میں ایک ہزار دو سو بتیس 1,232 درخت اور کچھ مقامات پر جنگل کی صورت میں دس 10 ہزار سے زائد پودے لگانے کی توفیق ملی۔ مساعی کی یہ خبریں تیرہ سو 1,300 مختلف علاقائی اخبارات میں شائع ہوئیں ایک اندازہ کے مطابق چار 4 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔
4. حضور اقدس کے ارشاد کی روشنی میں چھیاسٹھ 66 مقامات پر تیس سو پچانوے 395 چیرٹی واکس کرنے کی توفیق ملی ان چیرٹی واکس سے بارہ 12 لاکھ یورو جمع کر کے جرمنی بھر کی مختلف رفاہی تنظیموں اور ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کو عطیہ کیا گیا۔
5. ''احمدیہ لنگر'' کے تحت سات سو انچاس 749 بار مختلف شہروں میں ڈیڑھ لاکھ 15,0000 بے گھر افراد کو کھانا مہیا کیا گیا یہ لنگر چالیس 40 مقامات پر مستقل جاری ہے۔ گذشتہ سال جرمنی میں سیلاب زدہ علاقہ میں مستقل دو 2 ماہ تک کھانا تیار کر کے مستحق افراد کو دیا گیا اس سے پچاس 50 ہزار سے زائد افراد مستفید ہوئے۔
6. مجلس انصار اللہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2005ء میں دو 2 ملین یورو کی لاگت سے ایک وسیع و عریض مسجد ''بیت الجامع'' تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں، سال 2015ء میں مجلس کے دفاتر اور گیسٹ ہاؤس کے لیے اڑھائی 2.5 ملین یورو خرچ کر کے ایک وسیع بلڈنگ بیت العافیت خریدی گئی۔

مجلس انصار اللہ ریاستہائے متحدہ امریکہ

- مجلس کی تجنید قریباً اڑھائی گنا اضافہ کے ساتھ چار ہزار اٹھائیس 4028
- مجلس کا بجٹ کئی گنا اضافہ کے بعد ساڑھے بارہ لاکھ
- مجلس انصار اللہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اشاعت کے شعبہ میں نمایاں خدمات کی توفیق دی۔
- 2005ء میں انصار اللہ امریکہ نے TAHIR SCHOLARSHIP PROGRAM کے نام سے تعلیمی وظیفہ جاری کیا، جس کے تحت پچھتر ہزار 75000 امریکی ڈالر سے زائد مالیت کے وظائف مستحق طلباء و طالبات کو دیئے جا چکے ہیں۔
- 2006ء سے 2013ء کے دوران انصار اللہ امریکہ کی جانب سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے لئے مجموعی طور پر دو 2 ملین امریکی ڈالر سے زائد رقم مہیا کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔
- چھہتر ہزار 76,000 امریکی ڈالر عطیہ سے افریقہ میں پانی کی قلت کے پیش نظر کنوئیں کھدوائے گئے۔
- افریقہ کے لئے ساڑھے تین سو 350 بائیسائیکل اور بیس 20 ٹرائی سائیکل عطیہ کئے گئے۔
- بورکینافاسو میں مختلف رفاہی کاموں کی مد میں اڑتالیس ہزار 38,000 امریکی ڈالر کی رقم خرچ کی گئی۔
- افریقہ میں ماڈل ولیج کے قیام کے لئے اسّی ہزار 80,000 ڈالر عطیہ کئے گئے۔
- مختلف مساجد کی مرمت اور رنگ و روغن کے لئے پانچ لاکھ 500,000 امریکی ڈالر عطیہ کئے گئے۔
- ہیٹی میں مسجد کی تعمیر کی غرض سے ساڑھے چار لاکھ 450,000 امریکی ڈالر عطیہ دیا گیا۔
- تیرہ ملین 13,000,000 امریکی ڈالرز کی لاگت سے اڑتالیس 48 مکانات پر مشتمل ہاؤسنگ سوسائٹی قائم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔
- مجلس انصار اللہ کینیڈا
- عہد خلافت خامسہ میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے تین نئی عمارات کی تعمیر کی جن میں بیت الانصار، سرائے انصار اور عبد السلام شامل ہیں۔
- 2009ء میں انصار اللہ کی تجنید میں اضافہ سے پانچ ریجنز میں چار ریجنز کے اضافہ کے ساتھ کل نو ریجنز ہو گئے۔
- 2013ء میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے افریقہ میں دو کنوئیں لگانے کے لیے ہیومینٹی فرسٹ کو دس ہزار کینیڈین ڈالرز عطیہ دیئے۔
- 2014ء میں خدام الاحمدیہ کے دفتر بیت العطاء کی تعمیر کے لیے پانچ ہزار کینیڈین ڈالرز کی معاونت کی۔
- 2015ء میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے «سرائے انصار» کے لئے اونٹاریو میں ایک گھر کے لئے سوا پانچ لاکھ ڈالرز کی قربانی کی۔
- ستمبر 2015ء میں کینیڈا کی نیشنل مجلس عاملہ، ریجنل ناظمین اعلیٰ اور زعماء کا ایک وفد انصار اللہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر لنڈن میں حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا اس موقع پر 75000 ڈالرز بطور نذرانہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔
- 2015ء میں شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں کی پندرہ سو کاپیاں شائع کیں۔
- 2016ء میں کنوئیں بنانے کے لیے 10 ہزار کینیڈین ڈالرز ہیومینٹی فرسٹ کو پیش کیئے گئے۔
- 2017ء میں مسجد بیت الفتوح کی تعمیر نو کے لیے ڈیڑھ لاکھ ڈالرز کی خصوصی مالی معاونت کی۔
- 2018ء میں ساڑھے سات ہزار کنوئیں لگوانے کے لیے ہیومینٹی فرسٹ کو اور تین ہزار ڈالرز ضرورتمند خاندانوں میں تقسیم کیے۔ اسی طرح مختلف چیریٹی واک کیں۔
- 2019ء میں پانچ ہزار ڈالرز ہیومینٹی فرسٹ کو کنوئیں لگانے کے لیے دیئے ضرورتمند و خاندانوں میں رقم تقسیم کی۔ دو جگہیں قبرستان کے لیے خریدیں۔
- 2020ء میں میسی ساگا میں فوڈ ڈرائیو کا انعقاد کیا اور کووڈ 19 ہیلپ لائن کا اجراء کیا۔
- 2021ء میں 1044 کمبل پینسٹھ سال سے اوپر عمر والے انصار میں تقسیم کیے۔ 110 انصار میں عید گفٹس بانٹے گئے۔ کووڈ 19 میں 48600 فیس ماسک اور 8100 ہینڈ سینیٹائزر تقسیم کیے گئے۔ پانچ ہزار ڈالرز ہیومینٹی فرسٹ کو کنوؤں کے لیے دیئے اور دو ہزار ڈالر آئیوری کوسٹ ہسپتال کے لیے عطیہ کیے۔
- اس کے علاوہ ہر جمعہ کو رائل سٹی مشن کے لوکل کمیونٹی سنٹر میں 70 افراد کو لنچ دیا جاتا ہے۔
- 2022ء میں مجلس انصار اللہ کینیڈا نے احمدیہ مسلم جماعت کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کی خریداری کے لیے ایک لاکھ گیارہ ہزار ڈالرز پیش کئے۔
- مجلس انصار اللہ کی تجنید کئی گنا اضافہ کے بعد اب بفضلہٖ تعالیٰ چھ ہزار ایک سو تئیس 6123 ہو چکی ہے۔
- مالی بجٹ کئی گنا اضافہ کے بعد اور اب بفضلہٖ تعالیٰ ساڑھے بارہ لاکھ کینیڈین ڈالر سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔
- مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ
- مجلس کو جنیوا میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کی تنظیم کے تحت مختلف آگاہی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی، ان پروگراموں میں جماعت کی نمائندگی کے لئے سرافتخار احمد ایاز صاحب اور نمائندہ ہیومینٹی فرسٹ زمبابوے کو ان پروگراموں میں خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔
- اڑتالیس ہزار 48000 سوئس فرانک کے عطیہ سے افریقہ میں کنویں کھدوانے کی توفیق ملی۔
- انصار اللہ اور سوئٹزرلینڈ کے تحت پیس سمپوزیم منعقد کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہا، کئی بااثر شخصیات نے اس سمپوزیم سے خطاب کیا۔

مجلس انصار اللہ افریقہ

- نائیجیریا کو ایک سکول کی تعمیر اور اس کو جاری رکھنے کی توفیق ملی۔
- گھانا کو اکرا میں ایک تین منزلہ عمارت تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس میں دفاتر اور گیسٹ ہاؤس ہے۔
- 2005ء میں زیمبیا میں پہلے سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کی تعمیر 2006ء میں مکمل ہونے پر اس میں تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔ اس وقت اس میں پانچ سو تک طلباء زیر تعلیم ہیں۔
- زیمبیا کے مشرقی صوبے پٹو کے شہر میں 2007ء میں چھ ہزار مربع میٹر کے پلاٹ کی خریداری کی آفر کی گئی اور مخالفت کے باوجود 2008ء میں کاغذات ملنے پر نقشہ بنوا کر وہاں مسجد کی تعمیر کا کام ہوا اور مسجد کی تعمیر کے بعد 2011ء میں مشن ہاؤس اور 2013ء میں لائبریری تعمیر کی گئی۔
- زیمبیا کے سنٹرل صوبہ کے قصبہ ننگوما میں 2009ء میں جماعت کا قیام ہوا اور مسجد تعمیر کی گئی۔
- زیمبیا کے جنوبی صوبہ پمبا میں مئی 2012ء میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا اور نومبر 2012ء میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور 5 جولائی 2013ء میں اس کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔
- زیمبیا کے شمالی صوبہ مکوشی Mkushi میں 2013ء میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔
- 2014ء میں مشرقی صوبہ کے شہر پیٹوکے کے ایک گاؤں کاوامبا اور Nseluka میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا اور مسجد تعمیر کی گئی۔
- 2015ء میں زیمبیا کے شمالی صوبہ کے قصبہ چشمبا chishmba اور شہر مپورو کو سو Mporokoso میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔
- جون 2015ء میں IAAAE کے تحت زیمبیا میں واٹر فار لائف پراجیکٹ کے تحت کام کا آغاز ہوا۔
- اسی طرح خلافت خامسہ میں اب تک زیمبیا کے مختلف صوبوں میں

مزید بارہ جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔اس کے علاوہ مارچ 2019ء میں دوسرے احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کی تعمیر بھی ہوئی جس میں 2020ء میں تدریسی عمل کا آغاز ہوا۔

- 2018ء میں جماعت کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے پٹوکے مشن ہاؤس میں ایک ہزار پھل دار پودوں پر مشتمل نرسری تیار کی گئی۔
- پھر 5 اکتوبر 2019ء کو پٹوکے سنٹر میں باقاعدہ نرسری کا قیام عمل میں آیا۔کسانوں اور طلباء میں پھل دار پودوں کو تقسیم بھی کیا گیا۔
- 5جون 2020ء کو عالمی یوم ماحولیات کی مناسبت سے مشرقی صوبے کے شہر پٹوکے میں ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کے نمائندے کو بھی مدعو کیا گیا۔اس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور ایک ہزار پودے شاملین میں تقسیم کیے گئے۔
- 2 اگست 2020ء کو وزیر اطلاعات و نشریات زیمبیا کے ساتھ مل کر پٹوکے اور مینگا ہسپتال کے مریضوں،مینگا پرائمری سکول اور ممبی سیکنڈری سکول میں 600 سے زائد مریضوں اور غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔
- سال 2020ء کے اوائل میں عالمی وبا کرونا میں جماعت احمدیہ زیمبیا نے 3500 فیس ماسک تقسیم کیے اور ہینڈ واش اور سینیٹائزر بھی کافی تعداد میں بانٹے۔
- مجلس انصار اللہ آسٹریلیا:
- مجلس انصار اللہ کی تجنید اب بفضلہٖ تعالیٰ آٹھ سو اٹھاون 858 ہو چکی ہے۔
- انصار اللہ کے مالی بجٹ میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ کئی گنا اضافہ ہو کر اڑھائی لاکھ ڈالر بڑھ چکا ہے۔
- مجلس انصار اللہ پاکستان کے تحت انصار اللہ ہال کی تعمیر
- خلافت خامسہ میں انصار اللہ پاکستان کو پرانے بالائی ہال کو دوگنا کر کے وسیع ہال بنانے کی توفیق ملی۔

یہ تو چند بڑے ممالک کی کس قدر تفصیلی مساعی کا ذکر بطور نمونہ ہے۔علاوہ ازیں بعض چھوٹے ممالک میں جن کی تجنید یک صدر انصار تک ہے بھی اسی طرح ذوق وشوق اور محنت سے اس عالمگیر تنظیم کے کاموں میں شریک ہیں جن میں خاص طور پر آئرلینڈ بھی قابل ذکر ہے جس کے یوٹیوب کے محض چینل کے اجراء سے ہزاروں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

خلافت خامسہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجلس انصار اللہ کو غیر معمولی ترقیات حاصل ہوئیں، مندرجہ بالا اعداد و شمار ان ترقیات کی ایک جھلک ہیں،ان تمام ترقیات اور برکات کو ضبط تحریر میں لانا ممکن نہ ہے،دنیا کی باقی مجالس بھی اسی طرح ترقیات کے منازل طے کرتی چلی جارہی ہیں۔

(باقی کل ان شاء اللہ)

ایڈیٹر کے نام خطوط

• مکرم ابن الیف آر بسمل لکھتے ہیں۔

مضمون ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' پڑھا اور بڑا لطف آیا جماعت میں بشیر احمد صاحب سیالکوٹی اور نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کے نام کافی معروف ہیں۔ پھر ان کی اولاد میں سے بعض نے وقف کر کے اور خدمت دین کر کے اپنے آباؤ اجداد کا نام اور روشن کر دیا ہے۔خلفائے مسیح موعودؑ کے ساتھ آپ لوگوں کا للہی تعلق قابل رشک ہیں۔ ان واقعات کو پڑھ کر میرا ذہن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس تحریر کی طرف مائل ہوا جس میں آپؑ فرماتے ہیں''مرید اور مرشد کے تعلقات ایسے ہوتے ہیں کہ ماں باپ اولاد کو اتنا عزیز نہیں سمجھتے جتنا مرشد مرید کو جانتا ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے تھے''امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں'' اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جماعت کے افراد کے ساتھ اس طرح اپنی محبت کا اظہار فرماتے تھے۔

الگ نہیں کوئی ذات میری تمہیں تو ہو کائنات میری

ہر مخلص احمدی کی ترقی و عروج خواہ وہ اس کی ذات تک محدود ہو یا من حیث الخاندان ہو، برکات خلافت کا مرہون منت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پوری وفا اور اخلاص کے ساتھ یہ روحانی رشتہ نبھانے کی توفیق دے اور خلیفہ وقت کے قدموں میں رہ کر زندگی کے دن پورے کرنے کی توفیق دے اور ہمیشہ عجز کے مقام پر رکھ کر خدمت دین و انسانیت کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کرے۔

• مکرمہ خالدہ نزہت۔آسٹریلیا سے لکھتی ہیں۔

آپ کے سبھی اداریے لاجواب اور قابل ستائش ہوتے ہیں مگر 14 مئی کی الفضل میں شائع ہونے والا اداریہ''پھول یونہی کھلا نہیں کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے''بہت ہی اچھا تھا اور''help us help you'' چھوٹی سی بات سے اتنے گہرے مضمون نکالنا بلاشبہ آپ کا ہی خاصا ہے۔ علامہ ایچ ایم طارق کا مضمون''فضل ورحم اور اس کا حصول''بہت ہی عمدہ ہے۔ ماشاء اللہ۔

ہمارا پیارا الفضل اسی طرح روشن ستارہ بنا رہے۔ہم آپ کی ٹیم اور جتنے بھی آپ کے مددگار ہیں ان کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

• مکرم اے آر بھٹی لکھتے ہیں۔

روزنامہ الفضل آن لائن مورخہ 19مئی کا شمارہ پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ اور پیارے نبیؐ کا فرمان اور حضرت سلطان القلمؑ کے ارشادات ہماری آخرت سنوارنے کے لئے کافی ہیں۔اس اخبار میں تحریر کردہ مضامین نہایت اعلیٰ اور ایمان افروز ہوتے ہیں۔مضمون''اہل ایمان پر فسق و کفر کی تہمت لگانا''پڑھ کر دینی روشنی ملی۔مسیح دورانؑ کے صحابہ کے واقعات پڑھ کر دعائیں نکلتی ہیں۔صحابیاتؓ کی قربانیاں بھی کم نہ تھیں۔حضرت سمیہ بنت خباطؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔آج کی دعا اور دیگر تمام تحریرات ہماری تربیت کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔ پیارے امام کے فرمان بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔فقہی مسائل بھی ہمارے نالج میں اضافے کا موجب ہیں۔غرض روزنامہ الفضل خدا کے فضل سے پورے عالم میں روحانی روشنی پھیلا رہا ہے اور اسی طرح یہ اہل ایماں کی روحانی پیاس بجھاتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور ترقی سے نوازے آمین۔ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے۔آمین

ہزار کوششیں ہوں مگر تائید رب کی لازم ہے
دعاؤں میں برکتیں ہیں تُو انہیں ضرور کرتا رہ
خدا جب چاہے گا بھٹی حالات ضرور بدلے گا
التجا کرنا ہے تیرا کام تُو اپنے مولا سے کرتا رہ

خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے آمین۔

رپورٹ: محمد اظہار احمد راجہ۔معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو

روداد ہماری ملاقات کی

یہ احوال ہے 26/فروری 2022ء بروز ہفتہ کا جب نیشنل عاملہ و ریجنل قائدین مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو اپنے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات کے ذریعہ شرف دیدار و ملاقات نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

یہاں اس ملاقات کا احوال، تفصیلات اور رپورٹ دینا مقصد نہیں ہے بلکہ چند مشاہدات کا تذکرہ کرنا مقصد ہے جو کہ پس پردہ رونما ہوئے اور ان کو مدنظر رکھ کر ہی خاکسار نے عنوان تحریر تجویز کیا ہے جو قارئین کو پڑھنے کے بعد بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

گزشتہ سال ماہ اکتوبر 2021ء کے شروع میں ہی صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزی کی خدمت اقدس میں ورچوئل ملاقات کے لیے درخواست ارسال کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ چند دن بعد جب اس کی منظوری عنایت ہوئی تو یہ ہماری عید تھی کہ ہماری ورچوئل ملاقات حضور انور سے ہو گی۔ بہر حال اس خوشی میں ہم یہ بھول گئے کہ ہم دنیا کے اس حصہ میں بستے ہیں جس کا نام افریقہ ہے اور افریقہ میں سے بھی مغربی افریقہ جس کے لیے لوگوں کا دل چاہے تو واقعی طور پر اس کو موجودہ دنیا کی stone age کہنا شروع کر دیں خیر، سوال اب یہ تھا کہ اس ورچوئل ملاقات کی اجازت تو حاصل کر لی ہے اب یہ ہو گی کیسے؟ کیا وہ وسائل اور ٹیکنیکل سہولیات ہیں؟ کیا ہمیں اس ملاقات کے لیے مہیا ہوسکیں گی؟ بہر حال جب اپنے گریبان میں جھانکتے تو خوف ہی دامنگیر رہتا کہ ہو گا کیا؟ اس خوف کا ایک فائدہ بھی بعد میں نظر آیا کہ اس حالت نے دعا کی طرف ہی ہر مرتبہ پھیرا اور سب ہی دعا میں لگے رہے۔حضور انور کو بھی بدستور دعا کی درخواست ارسال کرتے رہے اور اس حسن ظنی اور امید پر اپنے آپ کو ہر میٹنگ کے اختتام پر تسلی دیتے کہ ان شاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن اپنے محدود وسائل سے جب بھی کسی قسم کی ٹیسٹنگ کرتے تو ان امیدوں پر مکمل طور پر پانی پھر جاتا اور پھر وہ ہی ایک حل، دعا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط۔

وقت گزرتا گیا اور ماہ فروری 2022ء یعنی ہماری ملاقات کا ماہ آن وارد ہوا۔ دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے اور ابھی تک کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا اپنی سی کوششیں اور تیز کر دیں اور یہ طے پایا کہ کسی کمپنی سے جو کہ سٹوڈیو کی سہولیات مہیا کرتی ہو سے بات کر کے ان کو کہا جائے کہ ہمارے لیے یہ ملاقات تکنیکی لحاظ سے ممکن بنائیں کیونکہ ان کا تو یہ روز کا کام ہے کہ مختلف ٹی۔وی چینلز کو اس قسم کی سہولیات مہیا کرنا وغیرہ بہر حال جب بات کی گئی تو ان لوگوں نے حامی بھر لی لیکن جب اس کمپنی نے قیمت بتائی تو وہ پنجابی کی ضرب المثل کہ داڑھی سے مونچھیں لمبی ہوگئیں یاد آ گئی۔ اب کیا کرنا تھا امید کی بظاہر ایک کرن جو نظر آئی وہ بھی ختم۔ اور پھر وہ ہی ایک حل دعا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں خط۔

کوششیں جاری تھیں کہ کسی طرح کام بن جائے۔ ملاقات سے ایک ہفتہ قبل ایک خوشخبری یہ ملی کہ ایک پرائیویٹ ٹی۔وی چینل سے بات ہوئی ہے اور وہ ہمیں یہ سہولت دینے کو تیار ہیں لیکن ہمیں یہ پروگرام ان کے سٹوڈیو میں جا کر کرنا پڑے گا اور قیمت بھی مناسب۔ اس خبر کا ملنا تھا کہ ہماری ایک اور عید ہوگئی اور اگلی ہی فرصت میں ہم چلے گئے سٹوڈیو دیکھنے وہاں جا کر جائزہ لیا اور ہماری خوشی کی انتہا نہ تھی کہ یہ ہمارے لیے ایک تیار دستر خوان ہے بڑی کھلی اور کشادہ بیٹھنے کی جگہ، لائٹس اور کیمروں کا تمام سسٹم اور سب کچھ موجود ہے ہم نے بس جانا ہے اور ملاقات ہو گی اور واپس آ جانا ہے بقیہ ہر لحاظ سے تمام تکنیکی سہولیات اور وہ بھی بہترین قسم کی وہاں مہیا تھیں۔ اب ہمیں یہ فکر نہ رہی کہ ملاقات کیسے ہو گی۔ اسی خوشی میں ابھی دو دن ہی گزرے ہوں گے کہ ملاقات کے دن سے دو تین دن قبل اس سٹوڈیو والوں نے ہم سے رابطہ کیا اور بغیر کوئی وجہ بتائے ہم سے طے شدہ پروگرام کینسل کر دیا۔ ہماری حالت یہ تھی اب یا تو ہمیں زمین نگل لے یا آسمان اوپر اٹھا لے اور ہوتی بھی کیوں نہ کیونکہ دو دن بعد حضور انور سے ملاقات تھی اور ہماری تیاری بالکل صفر۔ اور پھر وہ ہی ایک حل دعا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں خط۔

اب وقت بالکل نہ تھا کہ مزید سوچنے میں صرف کیا جاتا اب جیسے تیسے کر کے کام کرنا تھا اور خود کرنا تھا اس لیے تکنیکی سامان کرائے پر لیا گیا اور جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے ہال میں تیاری شروع کر دی۔ اب چونکہ یہ ملاقات سے قبل والی رات تھی اور تمام قائدین اپنے اپنے ریجنز سے سفر کر کے مرکز پہنچ چکے تھے اس لیے رات گئے تک بھی جب سب چیزیں لگا لیں اور ٹیسٹنگ شروع کی کوئی قابل ذکر نتیجہ نہیں نکلا۔ لندن سے مکرم منیر عودۃ صاحب جو کہ اس کام کے انچارج ہیں اور ہمارے ساتھ مسلسل ٹیسٹنگ کر رہے تھے ان کو ہماری طرف سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں مل رہا تھا کہ جس کی بنا پر کہا جا سکے کہ ہاں آپ کی ملاقات کل ہو جائے گی۔ جب بہت رات ہوگئی اور ہمیں بھی معلوم ہوگیا کہ اب فی الحال تو کچھ بن بھی نہیں رہا اور مزید اتنے رات گئے کچھ ہو بھی نہیں سکتا تو ہم نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں صبح تک کا وقت دیں ہم ان شاء اللہ بہتری لے آئیں گے۔ ان کا بھی ظرف کہ جواب میں کہا کہ میں اس وقت تک آرام نہیں کر رہا جب تک آپ کا مسئلہ حل نہ ہو جائے۔ صبح آٹھ بجے میں آپ سے دوبارہ رابطہ کروں گا اور دوبارہ ٹیسٹنگ کریں گے۔

رات گئے جب کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی تو ٹیکنکل ٹیم بھی چلی گئی کہ اب صبح ہی آئیں گے اور دیکھیں گے۔

رات کافی ہو چکی تھی اور اگلے روز اجتماعی نماز تہجد سے دن کا آغاز

کرنا تھا کیونکہ یہ ملاقات کا دن تھا خیر کام نمٹاتے ہوئے رات کے ایک بجے صدر صاحب مجلس نے یہ کہہ کر مجلس برخاست کی کہ چونکہ تین گھنٹے بعد تہجد بھی ہے اس لیے آرام کر لیں اور دعا کریں۔

صبح چار بجے کے قریب بیداری ہوئی اور اسی غمگین سی حالت میں مسجد میں جا کھڑے ہوئے اور یہ ہی دعا کی کہ غیب سے سب کام ہو جائیں۔

منیر عودۃ صاحب نے جیسے رات کو کہا صبح آٹھ بجے سے ہی ہم سے رابطہ شروع کر دیا لیکن ہماری طرف ٹیسٹنگ شروع نہ ہوئی اور ہوتی بھی کیسے کہ بقول ہمارے کوارڈینیٹر صاحب، کہ رات کو جو انٹرنیٹ سگنل آ رہے تھے اب وہ بھی میسر نہیں اور جب امیر صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ کیا اپ ڈیٹ ہے تو انہوں نے کہا کہ امیر صاحب ابھی تک تو کوئی صورت حال نہیں ہے اور بس دعا ہی بچا سکتی ہے یہ ہی ایک واحد حل رہ گیا ہے۔

۔اوہ خدایا۔۔۔اسی جستجو میں ایک اور گھنٹہ گزر گیا اور جب کچھ انٹرنیٹ بہتر ہوا تو تقریباً صبح کے نو بجے کے بعد ٹیسٹنگ کا آغاز ہوا یاد رہے کہ دو گھنٹے بعد ہماری حضور انور سے ملاقات شروع ہونی تھی۔ مکرم منیر صاحب بھی اپنے کام کی سرانجام دہی کے لیے اسلام آباد جہاں ورچوئل ملاقات کا سٹوڈیو ہے کی طرف گامزن سفر تھے اور گاڑی میں تمام راستہ ڈرائیو بھی کرتے جا رہے تھے اور مسلسل ہمارے ساتھ ٹیسٹنگ بھی کر رہے تھے۔ یہ مرحلہ ٹھیک گزر گیا اور جب ان کو ہماری طرف سے کچھ تسلی ہوئی تو اتنے میں اسلام آباد بھی آ گیا انہوں نے کہا کہ اب میں اسلام اباد سٹوڈیو میں سے آپ سے ٹیسٹنگ کرتا ہوں۔ کوئی پانچ منٹ بعد دوبارہ ٹیسٹنگ کا آغاز ہوا۔ اس مرتبہ منیر صاحب کے پیچھے وہ ہی خوبصورت بیک گراؤنڈ نظر آیا جو کہ ملاقات کے لیے پیارے آقا کے عقب میں نظر آتا ہے دل کو تسلی ہوئی کہ سٹوڈیو میں ٹیسٹنگ تک ہم کامیابی سے پہنچ گئے ہیں لیکن جب منیر صاحب نے بولنا شروع کیا تو ہمیں تو ان کی تصویر اور آواز صاف آئے لیکن ہماری آواز جو کہ ابھی تک ان کی گاڑی میں بالکل ٹھیک تھی سٹوڈیو ٹیسٹنگ کی تو نہ جائے۔ اف اب یہ ایک اور مسئلہ اس کی کمی تھی۔ خیر کوشش جاری رہی آواز کبھی ٹھیک ہو جاتی اور کبھی بالکل خراب اس کو درست کرنے کے تمام تر جتن کر لیے اور کام چل بھی پڑا لیکن دلی تسلی نہ ان کو ہم سے ہو رہی تھی اور نہ ہمیں خود تھی ملاقات کے آغاز سے آدھا گھنٹہ قبل قریباً ساڑھے گیارہ بجے کچھ بہتری نظر آنا شروع ہوئی اور آخری دس منٹ ٹیسٹنگ کے بلا تاخیر بالکل ٹھیک رہے اب مزید ٹیسٹنگ کا وقت نہیں تھا حضور انور کی تشریف آوری سے قبل میز پر ضروری اشیاء رکھنے کا آغاز ہوا تو منیر صاحب کو وہاں سے رخصت ہونا پڑا اور جاتے

بقیہ صفحہ 14 پر

ساگر شفیق۔ مبلغ سلسلہ سپین

تبلیغ دین ایک اہم فریضہ

دعوتِ اسلام ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ علماء امت کے باشعور طبقہ پر بالخصوص فرض ہے کہ وہ دعوت دین کا کام سرانجام دیں۔تبلیغ دین کا مشن ہر زمانہ میں جاری رہا ہے اور موجودہ حالات میں بھی اس کی بہت ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کو تبلیغ کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(یوسف: 109)

تُو کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں بصیرت پر ہوں اور وہ بھی جس نے میری پیروی کی۔ اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔

یہی ہم سب کا مشن ہے اور ہونا بھی چاہئے۔ ہر دور میں ایک ایسی جماعت کا وجود ضروری ہے جو ان لوگوں کو جو دین حق سے بھٹک چکے ہیں دین حق کی طرف دعوت دے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(اٰل عمران: 105)

اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل علی بن ابی طالب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

سرخ اونٹ اس زمانے میں بڑی قدر و قیمت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔جس طرح اس زمانے میں بڑی بڑی کاریں ہیں یا شاید اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ اس زمانے میں سفر کا ذریعہ خاص طور پر ریگستان میں، اور وہ ریگستانی علاقہ ہی تھا اونٹ ہی ہوتا تھا۔ تو فرمایا کہ دنیاوی لحاظ سے جو ایک اعلیٰ معیار ہے کسی انعام کا اس سے بڑھ کر کسی کی ہدایت کا باعث بن کر کسی کو سیدھے راستے پر لا کر تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکتوں کے مورد ہو گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ ثواب اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی برائی اور گمراہی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اس قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر اس برائی کرنے والے کو ہوتا ہے۔

(مسلم کتاب العلم باب من سن حسنۃ او سیئۃ)

تو دیکھیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کس طرح اپنے بندوں کو اپنی طرف بلانے والوں کو ثواب پہنچا رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے، خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکہ دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے، یہ یونہی چلی جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 563)

پس اگر اپنی عمروں میں برکت ڈالنی ہے، اللہ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو دنیا کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیغام پہنچا دیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’اے تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141)

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک سچی تڑپ کے ساتھ نوع انسانی کی سچی ہمدردی اور امت محمدیہ کے ساتھ محبت کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ پیغام دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے والا ہو اور ہم اُسے پہنچاتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آج کل، جیسا کہ پہلے میں نے کہا، ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ نکال دیا ہے، اپنے دوستوں کو اس سے متعارف بھی کرانا چاہئے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ پیغام پہنچانے کے، تبلیغ کرنے کے بھی کوئی طریقے، سلیقے ہوتے ہیں۔ اس سچی تڑپ اور جوش اور جذبے کے ساتھ حکمت اور دانائی کا پہلو بھی مدنظر رہنا چاہئے۔ حکمت کے ساتھ اس پیغام کو پہنچانا چاہئے تا کہ دنیا پر اثر بھی ہو اور جس نیت سے ہم پیغام پہنچا رہے ہیں وہ مقصد بھی حاصل ہو، نہ کہ دنیا میں فساد پیدا ہو۔ اس لئے اس قرآنی آیت کو اس معاملے میں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 4/ جون 2004ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

آج کے اس دور میں وہ گروہ جس کا ذکر مندرجہ بالا آیت میں ہوا ہے وہ جماعت احمدیہ ہی ہے اور امت مسلمہ میں یہی ایک ایسی جماعت ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے عاشق صادق کی طرف سے دی گئی تعلیمات میں سے حقیقی اسلام کو سمجھ کر اور خلیفۂ وقت کے زیر نظر یہ کام سرانجام دے رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں کہ:

’’آج دنیا کے جو حالات ہیں احمدی ہی دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہے ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے ہدایت دینا یا نہ دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان عالم الغیب نہیں ہے اس لئے ہم نہیں جانتے کہ کس شخص پر اثر ہو گا اس لئے ہم نتائج کے بارہ میں ذمہ دار نہیں ہیں۔ ہم سے بس اتنا پوچھا جائے گا کہ کیا ہم نے اپنا تبلیغ کا فرض پورا کیا ہے یا نہیں اور اپنی حیثیت کے مطابق لوگوں تک پیغام پہنچایا ہے یا نہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 8 ستمبر 2017ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرائے میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ‘‘(البقرہ:270)

(الحکم جلد 7 نمبر 9 مؤرخہ 10 مارچ 1903ء صفحہ 8)

پس ہم سب کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور اس بات کی فکر کرنی چاہئے۔ جب کل ہم سے پیغام پہنچانے کے متعلق پوچھا جائے گا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی دین کا علم سیکھے اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے قول اور فعل کو ایک جیسا بنائے اور ایسا کرنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور اس میں عملی طاقت نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی ہماری باتیں عند اللہ کوئی وقعت نہیں رکھتیں جب تک عمل نہ ہو‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 42-43)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو یا حقوق العباد کے متعلق ہو بچو‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 221-222)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سید عمار احمد

پیارے خلیفہ نے سکھائی ایک پیاری دعا

جو تجھ سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

This Week with Huzoor کی نئی قسط کا بے چینی سے انتظار تھا۔ MTA News کے یوٹیوب چینل کو وزٹ کیا تو ایک تازہ ملاقات کی ویڈیو کو موجود پایا تو دل خوشی سے جھوم اٹھا کہ پیارے خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی پیاس کو بجھانے والی باتیں سنیں گے۔ اس قسط میں جو 11 دسمبر 2020ء کی تھی، جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل غانا کے طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ virtual ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس میں خدام نے پیارے آقا سے مختلف نوعیت کے سوالات کے ذریعہ رہنمائی حاصل کی اس ملاقات میں شروع سے آخر تک بہت کچھ سیکھنے کو ملا لیکن ایک موقع پر ایک بھائی نے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا وہ یہ تھا:

میرا سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے زیادہ بہترین ذریعہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’پہلے تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ میں نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، اللہ کی عبادت کرو، ٹھیک۔ اور اپنی پیدائش کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت:57)۔ پیدائش کا حق ادا کرو۔ دوسری بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں پڑھائی، اللہ تعالیٰ نے ایمان بالغیب کے بعد پڑھایا يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ نمازیں قائم کرو، ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے نماز قائم کرو، دوسری اہم چیز ہے عبادت۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد نمازوں کی ادائیگی۔ پھر نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت سب سے قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے، ٹھیک ہے۔ اس میں سجدہ میں دعا کرو اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا قرب عطا کرے۔‘‘

پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جواب سن ہی رہا تھا کہ اچانک پیارے آقا کی بات سن کر بے اختیار رو پڑا۔ شاید میں اپنے جذبات کو صحیح طریقہ سے بیان نہ کرسکوں۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ہر لفظ دل میں تیز دھار آلے کی طرح گھستا چلا جارہا تھا اور وہ لمحہ ایسا تھا کہ مجھے ایسا لگا کہ پیارے خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوں اور پیارے آقا مجھ سے یہ بات فرمارہے ہیں، مجھے اپنے آس پاس اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا سوائے پیارے آقا کے خوبصورت بابرکت وجود کے۔

پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ فرمارہے تھے کہ:

؎ جو تجھ سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

اللہ سے کہو جو میں تجھ سے مانگ رہا ہوں دولت، مجھے پیسہ نہیں چاہیئے مجھے دنیا نہیں چاہیئے۔ مجھے تیرا قرب چاہیئے اور جب تیرا قرب مل جائے گا تو دنیا کی دولت بھی میری لونڈی بن جائے گی میری غلام بن جائے گی اور دنیا کی سہولتیں بھی میری غلام بن جائیں گی اور میری روحانیت بھی بڑھ جائے گی۔ تو پھر سجدہ میں دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا قرب عطا کرے۔

اب یہ دعا تو پیارے خلیفہ نے بظاہر اس خادم کو بتائی لیکن یہ ہر اس شخص کے لئے جو عاقل و بالغ ہے ہر اس فرد کے لئے ہے جو دنیا میں کھو چکا ہے یا کھونے جارہا ہے۔

رپورٹ: احمد عدنان ہاشمی۔ نمائندہ الفضل آن لائن، کینیا

پروگرامز عید الفطر، کینیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کینیا ہر سال اسلامی روایات اور اخوت و محبت کے مظاہرے کے ساتھ عید الفطر مناتی ہے اور عید کی حقیقی روح کے مطابق غرباء یتامی مساکین اور غیر مسلموں کو بھی اپنی خوشی میں شامل کر کے ملک میں یک جہتی کے جذبے کو مستحکم کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اس سال بھی جماعت احمدیہ کینیا کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں نے سادگی کی شاندار روایات اور تشکر و تحمید کے جذبات کے ساتھ پورے ملک میں عید الفطر منائی۔ اس مبارک موقع پر کینیا کے مختلف ریجنز میں ہونے والی تقریبات کی مختصر رپورٹ قارئین الفضل کی خدمت میں بغرضِ دعا پیش ہے۔

کینیا میں عید الفطر 2/مئی بروز سوموار منائی گئی۔ کینیا کے تمام ریجنز کی جماعتوں نے 96 مقامات پر نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کی جس میں تقریباً 8 ہزار احمدی مرد و زن اور بچوں نے شرکت کی۔ تقریباً ہر جگہ نماز عید کے بعد اجتماعی کھانے کا بندوبست کیا گیا جس میں غیر از جماعت مہمانوں سرکاری افسران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نیز سٹریٹ چلڈرن کو مدعو کیا گیا اس طرح مختلف جماعتوں میں چارسو کے قریب مہمانانِ کرام اس خوشی میں شامل ہوئے۔ کئی جماعتوں میں اس موقع پر مہمانان کرام اور سرکاری افسران کو جماعتی لٹریچر بھی تحفۃً دیا گیا جسے معزز مہمانوں نے بہت خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا اس کے علاوہ بہت سی جماعتوں میں نقدی اور اشیاء خورد و نوش سے ضرورت مندوں کی مدد کی گئی۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق 600 خاندانوں کو اشیائے خورد و نوش کے پیکٹ بنا کر دیئے گئے۔ متعدد مقامات پر اس دن اطفال خدام اور لجنہ و ناصرات نے اپنے اپنے پروگرام کے مطابق مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا بھی اہتمام کیا الغرض احباب جماعت احمدیہ کینیا نے بتوفیق باری تعالیٰ عید الفطر کا تہوار بھرپور اسلامی روایات کے ساتھ منایا اور اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر بجالانے کی توفیق پائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: روداد ہماری ملاقات کی..... از صفحہ 11

جاتے وہ یہ کہہ گئے کہ ہم اپنی طرف سے جتنی کوشش کر سکتے تھے آپ کے ساتھ کی اب میری دعا ہے کہ آپ کی ملاقات کے دوران سب کچھ بالکل ٹھیک رہے۔اب ملاقات سے قبل دس منٹ باقی تھے سب لوگ محو دعا تھے کہ کسی لمحہ بھی حضور انور تشریف لائیں گے سکرین پر حضور انور کی خالی کرسی اور اس کرسی کے عقب میں وہ بیک گراؤنڈ سب کی آنکھوں کے سامنے تھا اور دل میں گزشتہ تمام مراحل اور ایک خوف کہ ملاقات کے درمیان اگر دوبارہ تکنیکی لحاظ سے کچھ پیچیدگی ہوگئی تو کیا ہوگا؟ اسی کشمکش میں سکرین پر نظارہ بدلا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کی آواز کے ساتھ حضور انور کا چہرہ پرنور نمودار ہوا سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ وہ گھڑی تھی جب گویا ایک دم تمام گزشتہ حالت خوف اور پریشانی بالکل مٹ گئی اور ایک گھنٹہ دس منٹ کا وقت امن، سکون اور اطمینان سے ایسے پلک جھپکتے میں گزر گیا کہ احساس ہی نہ ہوا، علم تو تب ہوا جب خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب شاملین سے بات کر کے آخر پر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو فرمایا کہ آپ کے وقت پر مزید دس منٹ گزر چکے ہیں اس لیے اب اللہ حافظ ہو۔۔۔۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ملاقات کے دوران کوئی مسئلہ نہیں ہوا اور سب بخیریت رہا۔ اتنے زیادہ خوف جو کہ ملاقات سے قبل آخری لمحہ تک سر پر منڈلا رہے تھے حضور پرنور کی آمد پر ایک دم امن میں بدل گئے گویا کچھ بھی نہیں تھا اور دوران ملاقات بھی اس خوف کی طرف شائبہ بھی نہیں گیا کہ کوئی مسئلہ ہوسکتا ہے؟

اب کیا یہ خوف کو امن میں بدلنے والی خلیفہ وقت کی ذات بابرکت اور خلافت کا انعام نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کسی کو اس میں شک ہو تو یہ لیں آگے کی حالت بھی دیکھ لیں کہ جونہی حضور انور نے خدا حافظ فرمایا اور سکرین سے ہٹے پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے اور ابھی مجلس بھی برخاست نہ ہوئی تھی سب حاضرین ہال میں بالکل ویسے ہی موجود تھے کہ اچانک لائٹ چلی گئی اور لائٹ کا جانا ہی تھا کہ ہال نعرہ ہائے تکبیر اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ یہ لائٹ جانے کی خوشی نہ تھی بلکہ ہر ایک کے اند کی آواز تھی کہ دیکھیں جب تک حضور انور تشریف فرما رہے نہ کوئی تکنیکی مسئلہ ہوا اور نہ لائٹ گئی اور جونہی حضور انور تشریف لے کر گئے تو لائٹ بھی چلی گئی۔ گو دو جرنیٹر موجود تھے اور ایک دوران ملاقات بیک اپ کے طور پر سٹارٹ کرنے کی کوشش بھی کی گئی جو کہ ناکام ہی گئی لیکن اگر دوسرا جرنیٹر جو کہ بالکل ٹھیک چل رہا تھا ملاقات کے دوران لائٹ چلی جاتی اور اس کو استعمال میں بھی اگر لایا جاتا تو کیا معلوم کتنا وقت ضائع ہو جاتا اور دوبارہ رابطہ ممکن بھی ہوتا؟ لیکن خدا کے فضل اور خلافت کی برکت سے یہ خوف کی نوبت ہی نہ آئی اور امن ہی امن رہا۔ یوں ان حالات میں ہم نے بھی حضور انور سے ملاقات کی۔

بلاشک یہ دن ہر لحاظ سے برکینا فاسو کی اور افریقہ کی تاریخ احمدیت کے ایک سنہرہ دن کے طور پر یاد رکھا جائے گا کیونکہ اس دن بہت سے اعزازات حاصل ہوئے۔

فرنچ بولنے والے افریقی ممالک میں سے برکینا فاسو کو سب سے پہلے ورچوئل ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

برکینا فاسو میں سے بھی مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو پہلی ورچوئل ملاقات کا یہ اعزاز نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

برکینا فاسو میں سے جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کو یہ اعزاز نصیب ہوا کہ اس میں یہ پہلی اور بابرکت ورچوئل ملاقات منعقد ہوئی۔ جس کی تیاری و زیبائش میں طلباء جامعہ نے بھرپور خدمت کی توفیق پائی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ابھی تک منعقد ہونے والی تمام ورچوئل ملاقاتوں میں سے یہ برکینا فاسو کی ہی پہلی ملاقات تھی کہ جس میں بیک گراونڈ بھی بالکل ویسا ہی تیار کیا گیا جو کہ ملاقات کے دوران حضور انور کے عقب میں موجود ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اللہ کرے کہ ہمیں یہ خوش نصیبی اور سعادت ہمیشہ عطا ہوتی رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ہماری راہنمائی فرمائی اور نصائح سے نوازا ہم اس پر پورا اترنے والے بنیں اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کرنے والے بن سکیں آمین

ایک سبق آموز بات

سماعت میں بہتری سے وقت کے ساتھ ساتھ ہماری ترجیحات میں بھی تبدیلی آنے لگتی ہے اور ہمیں لغویات اور اعلیٰ لذات کا فرق سمجھ میں آنے لگتا ہے۔ ہمارا دل دنیاوی کھیل تماشوں، نام نہاد روشن خیالی اور آزادی کے نام پر اختیار کی جانے والی بے راہ روی سے اچاٹ ہو جاتا ہے۔

(کاشف احمد)

طلوع وغروب آفتاب

07 جون2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:10	19:01
مدینہ منورہ		04:02	19:09
قادیان		03:44	19:32
ربوہ		03:24	19:12
اسلام آباد ٹلفورڈ	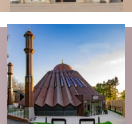	03:20	21:15

فقہی کارنر

ایک مجلس میں تین طلاق کی شرعی حیثیت

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ کو خط لکھا اور فتویٰ طلب کیا کہ ایک شخص نے از حد غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو تین دفعہ طلاق دی۔ دلی منشاء نہ تھا۔ اب ہر دو پریشان اور اپنے تعلقات کو توڑنا نہیں چاہتے۔ حضرت صاحبؑ نے جواب میں تحریر فرمایا:۔

’’فتویٰ یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی جِلسہ میں طلاق دے تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لئے رجوع ہوسکتا ہے۔ صرف دوبارہ نکاح ہو جانا چاہئے اور اسی طرح ہم ہمیشہ فتویٰ دیتے ہیں اور یہی حق ہے‘‘

(بدر 31 جنوری 1907ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)